صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 17 جنوری 2025ء بمطابق 16 رجب المرجب 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر تیرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاَنِ احۡكُمۡ بَیۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَاحۡذَرۡهُمۡ اَنۡ یَّفۡتِنُوۡكَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَیۡكَ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ اَنۡ یُّصِیۡبَهُمۡ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ ؕ O وَاِنَّ كَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ O اَفَحُكۡمَ الۡجَاهِلِیَّةِ یَبۡغُوۡنَ ؕ O وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ

(ترجمہ): پس اے محمدؐ! تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق اِن لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو ہوشیار رہو کہ یہ لوگ تم کو فتنہ میں ڈال کر اُس ہدایت سے ذرہ برابر منحرف نہ کرنے پائیں جو خدا نے تمہاری طرف نازل کی ہے پھر اگر یہ اس سے منہ موڑیں تو جان لو کہ اللہ نے اِن کے بعض گناہوں کی پاداش میں ان کو مبتلائے مصیبت کرنے کا ارادہ ہی کر لیا ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ اِن لوگوں میں سے اکثر فاسق ہیں (اگر یہ خدا کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جی، شفیع جان کا مائیک On کریں۔

جناب شفیع اللہ جان: Thank you, Mr. Speaker. جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ آج جو ایک فیصلہ آیا ہے، آج پورا ہاؤس اس پہ بات کرنا چاہتا ہے، لہذا جو Order of the Day ہے، وہ آپ جاری کریں تاکہ تمام ہاؤس اس پہ بات کرے۔

جناب سپیکر: آپ یہ چاہتے ہیں کہ تمام ایجنڈا ہم Suspend کر دیں۔

جناب شفیع اللہ جان: ایجنڈا Suspend کر دیں، Order of the Day جاری کر دیں۔

جناب سپیکر: اس پہ ہم بحث کریں۔

جناب شفیع اللہ جان: جی سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، چلیں ہاؤس سے رائے لے لیتے ہیں۔

Mr. Shafi Ullah Jan: Thank you, Mr. Speaker.

ایوان کی کارروائی کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: The question before the House is that the 'Order of the Day' may be suspended? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The 'Order of the Day' is suspended. Ji, Shafi Ullah Jan Sahib.

"القادر یونیورسٹی ٹرسٹ" پر عدالتی فیصلہ

جناب شفیع اللہ جان: شکریہ جناب سپیکر، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ یا اللہ! تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ جناب سپیکر، پاکستان کی عدلیہ کی تاریخ اگر آپ دیکھیں تو متنازعہ فیصلوں سے بھری پڑی ہے، اگر آپ پیچھے نظر دوڑائیں، جب ایوب خان کا مارشل لاء اس ملک میں لگا تھا تو منظور قادر جو جج تھا، وہ کیسے بھرتی ہوا؟ منظور قادر واحد وہ جج تھا جس کو اٹھا کر، ایک عام وکیل کو اٹھا کر ویسٹ پنجاب کا چیف جسٹس لگا یا گیا، پاکستان کی عدلیہ کی تاریخ ہی ایسی ہے۔ اگر آپ آگے آتے ہیں تو افضل چیمہ جو اس وقت کے ڈپٹی سپیکر تھے، اس کو بھی جج لگا یا گیا، ایک اور عبدالغنی خٹک تھے جو کبھی ہائی کورٹ میں پیش نہیں ہوئے، ان کو بھی ایوب خان صاحب نے جج لگایا، آپ بھٹو کا کیس اٹھا کر دیکھیں، 1979ء میں ان کو پھانسی ہوتی ہے اور 2024ء میں فائز عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ Judicial murder ہوا۔ آج آپ دیکھیں، جو القادر ٹرسٹ کا فیصلہ وزیر اعظم عمران خان کے خلاف آیا ہے، یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو پاکستان کی عدلیہ کی تاریخ آپ کو بتاتی ہے، ایسا کوئی جج ہم نے نہیں دیکھا، آج تک جس نے ڈکٹیٹر کے Under PCO کے تحت حلف نہ اٹھایا ہو، حالانکہ جب جج حلف اٹھاتا ہے تو وہ پاکستان کے آئین کی، اس کے تحفظ کی قسم کھاتا ہے لیکن جسٹس منیر کی طرح بھی

کافی لوگ ہوتے ہیں جو دوسرا چیف جسٹس آف پاکستان تھا جس نے "نظریہ ضرورت" کے تحت مارشل لاء کو ایوب خان کے دور میں Declare کیا اور ایک ایسا جج بھی تھا، طارق پٹیل صاحب واحد وہ جج تھا جس کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جس نے PCO کے Under ضیاء الحق کے ٹائم پہ حلف نہیں اٹھایا۔ آج جو القادر ٹرسٹ کا فیصلہ آیا ہے، ہم سب کو پتہ تھا کہ فیصلہ کیا آنا ہے؟ یہ پاکستان کی تاریخ کا واحد فیصلہ ہے جو لوگوں کو دس سے پندرہ دن پہلے پتہ تھا، آپ صحافیوں کی Tweets اٹھائیں، کل رات کو کئی صحافیوں نے Tweets کی ہیں کہ کل وزیراعظم عمران خان صاحب کو چودہ سال قید ہوگی اور سابق خاتون اول بشریٰ بی بی کو سات سال قید ہوگی، یہ واحد فیصلہ ہے جو سارے میڈیا کو بھی پتہ تھا، فیصلہ تو تین ہفتے پہلے محفوظ ہو چکا تھا، بار بار یہ کیوں مؤخر کیا جاتا تھا؟ کیونکہ یہ عمران خان صاحب کے ساتھ Deal کرنا چاہتے تھے لیکن عمران خان صاحب نہ Deal کرے گا، نہ ان کو Deal دے گا، عمران خان صاحب سرخرو ہو کر نکلے گا۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس قسم کے بے بنیاد مقدمے بنا کر، اس قسم کے دو نمبر کیس بنا کر ہم عمران خان صاحب کے سر پہ کوئی تلوار لٹکا دیں گے، اس کا ایمان اللہ پہ ہے، ان شاءاللہ جس طرح باقی دو سو کیسز میں وہ سرخرو ہوا، اس کیس میں بھی وہ سرخرو ہو کر نکلے گا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، القادر ٹرسٹ کیا چیز ہے؟ اب یہ بھی ذرا پڑھیں، بلکہ آج پوری قوم سنے کہ القادر ٹرسٹ کا کیس کیا تھا؟ القادر ٹرسٹ کا کیس تھا، National Crime Agency برطانیہ کا اور ملک ریاض صاحب جو آج ہمارے میڈیا، ہمارے سیاست دان اس کا نام نہیں لے سکتے، ہم فلور پہ اس کا نام لے رہے ہیں کہ NCA اور ملک ریاض صاحب کی Deal ہوئی، جب Deal ہوئی تو وہ پیسہ ایک Remittance کی صورت میں پاکستان سپریم کورٹ کے اکاؤنٹ میں آیا، نہ وہ پیسہ عمران خان صاحب کے اکاؤنٹ میں آیا، نہ وہ پیسہ بشریٰ بی بی کے اکاؤنٹ میں آیا، نہ وہ پیسہ القادر ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں آیا، وہ پیسہ پاکستان سپریم کورٹ کے اکاؤنٹ میں آیا، جب کیبنٹ میں یہ پیش ہوا تو ایک بند Envelop تھا، ایک سال یہ کیس چلا ہے، جناب سپیکر، پینتیس گواہ اس میں پیش ہوئے ہیں، کیبنٹ کے تین ممبرز پیش ہوئے ہیں، پرویز خٹک پیش ہوا، اس میں زبیدہ جلال پیش ہوئی ہے، اعظم خان پیش ہوا ہے، سب یہ کہتے ہیں کہ ایک بند Envelop تھا اور Remittance پاکستان آئی تھی، 190 ملین پاؤنڈز، تو کیبنٹ نے فیصلہ کیا کہ اس Remittance کو پاکستان آنا چاہیئے، ایک بہت بڑی اماؤنٹ ہے، نہ وہ پیسہ القادر ٹرسٹ گیا، بلکہ سپریم کورٹ کے اکاؤنٹ میں آیا، بشریٰ بی بی کا اس کیس سے صرف اتنا تعلق تھا کہ وہ ٹرسٹ کا جو Deed تھا، صرف اس پہ اس کے Sign تھے، باقی بشریٰ بی بی کا اس کیس سے کوئی لینا دینا نہیں تھا، یہ صاف اور شفاف کیس تھا جس میں عمران خان کی اور بشریٰ بی بی کی بریت بنتی تھی لیکن بد قسمتی سے ہمیشہ پاکستانی عدلیہ نے متنازعہ فیصلے کئے ہیں، ان شاءاللہ یہ جو متنازعہ فیصلہ آج عدلیہ نے جاری کیا ہے، جو پورے میڈیا کو پندرہ دن سے پہلے معلوم تھا، ہر بچہ بچہ فیصلے سے واقف تھا، ان شاءاللہ اس کیس میں عمران خان ان کو شکست دے گا اور سرخرو ہو کر باہر نکلے گا، یہ فیصلہ اب عوام کریں گے کہ اس قسم کے فیصلے میں آپ پاکستان کے 'پاپولر' لیڈر کو کیسے Convict کروا سکتے ہیں کہ جس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ شفیع جان صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب شفیع اللہ جان: جناب سپیکر، یہ مسلم دنیا کا ایک واحد کیس ہے جس میں سابق وزیر اعظم کو اس لئے سزا دی جا رہی ہے کہ وہ سیرت النبی ﷺ پڑھانا چاہتا تھا، وہ سیرت النبی ﷺ پر پی ایچ ڈی کرانا چاہتا تھا، وہ غریب اور نادار بچوں کو اس یونیورسٹی میں لیکر آنا چاہتا تھا، دنیا کے بہترین Facilities دینا چاہتا تھا، وہ فری ایجوکیشن دینا چاہتا، یہ مسلم دنیا کا واحد کیس ہے جس میں عمران خان کو اس لئے سزا ہوئی کہ وہ سیرت النبی ﷺ پہ پی ایچ ڈی بچوں کو پڑھانا چاہتا تھا۔ جناب سپیکر، جیسا کہ پہلے دو سو کیسز عمران خان پر ہوئے، یہ کیس ویسے ہی ہے لیکن ان شاء اللہ ہمیں اپنے اللہ سے امید ہے کہ نہ ہم کوئی Deal کریں گے، نہ ہی اس کیس میں وہ ہمیں سزا دے کر یہ Pressurize کر سکتے ہیں، ان شاء اللہ اس کیس میں بھی اور سارے کیسوں میں عمران خان جیل سے سرخرو نکلے گا، ان شاء اللہ تحریک انصاف اپنی حکومت بھی بنائے گی اور اس ملک کا وزیر اعظم عمران خان بنے گا۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب مشتاق احمد غنی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب مشتاق احمد غنی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، آج کا دن تاریخ کا ایک بدترین اور سیاہ ترین دن ہے، جب کسی ملک کے اندر انصاف کا قتل عام کھلے عام شروع کر دیا جائے، جب کسی ملک کے اندر انصاف کے دروازوں پر لٹکا ہوا ترازو ٹوٹ جائے تو پھر اس ملک میں چنگیزیت فروغ پاتی ہے، جو آج اس ملک میں ہو رہی ہے۔ اب یہ جو کیس ہے القادر ٹرسٹ کا، ہم تو حیران ہیں، ساری قوم حیران ہے کہ کس جرم کی پاداش میں یہ سزا دی گئی، پھر تو عمران خان کی بہت سی سزائیں بنتی ہیں، شوکت خانم قائم کرنے پر بھی عمران خان کو چودہ سال کی سزا ملنی چاہیئے، نمل یونیورسٹی قائم کرنے پر بھی عمران خان کو چودہ سال کی سزا ملنی چاہیئے، جو سزا آپ نے القادر یونیورسٹی کی پاداش میں دی، اس لئے کہ یہاں رسول اللہ ﷺ کی سیرت پڑھائی جا رہی تھی، ایک سزا اور بھی عمران خان کی بنتی ہے کہ جو انہوں نے ریاست مدینہ کا خواب دیکھا تھا، کیوں ریاست مدینہ کا خواب دیکھا تھا؟ کیوں غریبوں کے لئے Shelter homes بنائے تھے؟ کیوں فری دستر خوان لگائے تھے؟ کیوں اس صوبے کے عوام کے لئے صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا تھا؟ عمران خان بہت بڑا مجرم ہے، عمران خان کو تو آپ بہت ہی سنگین سزا دیں تاکہ آج کے بعد اس ملک کے اندر نہ کوئی عبدالستار ایدھی بنے، نہ کوئی عمران خان بنے تاکہ کوئی سوشل فیلڈ میں قدم بھی نہ رکھے، خدا کے بندو! دنیا سے سبق سیکھو، دنیا میں جو لوگ سوشل ویلفیئر سیکٹر میں، ایجوکیشن سیکٹر میں فری کام کرتے ہیں Charity کی بنیادوں پر، ان کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، ہمارے ملک کے اندر جو سیرت رسول ﷺ کی تعلیم کے لئے ایک فری یونیورسٹی بناتا ہے، غریبوں کے لئے، وہ آج جیل میں بیٹھا ہوا ہے، اس کو چودہ سال کی سزا اور اس کی بیوی کو سات سال، جبکہ اسی یونیورسٹی کا ریکٹر میڈیا پر آکر کہتا ہے کہ یہ دو اشخاص عمران خان اور بشریٰ بی بی صرف اس کے ٹرسٹی ہیں، ان دونوں کو آج تک ایک Penny بھی مالی منافعت حاصل نہیں ہوئی، اس سے نہ وہ لیتے ہیں، لیتے تو شوکت خانم سے لیتے، نمل سے لیتے لیکن جب اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہا، ہر جگہ ان کا منہ کالا ہوا تو پھر کوئلے کی دلالی میں آج پھر منہ کالا کر لیا، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ عمران خان کو ختم کر دیں گے، اس کی پارٹی کو ختم کر دیں گے، جناب

سپیکر، ختم ہو جاتی تو آٹھ فروری کو ختم ہو جاتی، جب بیٹ کا نشان چھینا گیا، پارٹی کا نام چھینا گیا، یہ جتنے بیٹھے ہوئے ہیں، مختلف نشانوں پر جیت کر آئے ہیں، لوگوں نے عمران خان کے نام کے اوپر اس پورے ایوان کو منتخب کیا، پورے پاکستان میں تحریک انصاف جیتی، پنجاب میں جیتی، فارم سینتالیس کی حکومت جو بیٹھی ہوئی ہے، جو ان کے ایجنٹوں کا کام کر رہی ہے، میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہو جاؤ، سارے لوگ جو ان کے آگے پیچھے ہیں، ٹھیک ہو جاؤ ورنہ مجھے انقلاب نظر آ رہا ہے، یاد رکھو، اگر یونہی حالات رہے تو پاکستان میں انقلاب کا راستہ کوئی نہیں روک سکے گا، جب انصاف ہی نہ ہو، جب بجلی کا بل ہی کوئی نہ دے سکے، جب گیس کا بل ہی کوئی نہ دے سکے، جب دو وقت کی روٹی کوئی نہ کھا سکے تو بھوکے پیٹوں سے آپ کب تک "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگوائیں گے؟ ہمیں عمران خان جیسے عوام کے لئے سوچ رہا تھا، ایسا لیڈر چاہیئے جو ملک کو لیکر آگے جائے، جو غریبوں کا کوئی سایہ بن سکے، جو ریاست مدینہ یعنی اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کر سکے، اسلامی معاشرہ قائم کر سکے، جس میں انصاف ہوتا ہے، جس میں اخوت ہوتی ہے، بھائی چارہ ہوتا ہے، لوگوں کو ان کے حقوق ملتے ہیں، سستا انصاف ہوتا ہے، Door step کے اوپر انصاف ملتا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں، ان شاء اللہ عمران خان رہا ہو جائے گا، اگلی کسی عدالت سے ہو جائے گا لیکن ان عدالتوں پر ہمیں تو اعتماد نہیں ہے، سچی بات ہے، جس طرح میرے بھائی نے نعرے لگائے کہ انصاف کے اوپر "تھو" واقعی اس گھٹیا انصاف کے اوپر سب بولو "تھو"۔ اس انصاف کے اوپر "تھو"، اس گھٹیا انصاف کے اوپر "تھو"، اور ان کے منہ کے اوپر بھی "تھو"، یہ کیسے ججز ہیں جو کہیں اور سے آئے ہوئے فیصلے پڑھ کر سناتے ہیں، ایک بے گناہ اس پاکستان کے شیر دل اور باوقار لیڈر کو انہوں نے پابند سلاسل کیا، آج بے گناہ خاتون اول کو بھی پابند سلاسل کر دیا۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمیں کچھ اور سوچنا چاہیئے، ہمیں ایک منزل کا تعین کرنا چاہیئے، سب کو سر جوڑ کر ہماری جو مرکزی قیادت ہے، ایم این ایز ہیں، ایم پی ایز ہیں پورے پاکستان کے، ہم کون سے ایسے اقدامات کریں کہ ہم عمران خان کو باہر لانے میں کامیاب ہو سکیں، خواہ اس کے لئے ہم سب کو اڈیالہ جانا پڑتا ہے، ہم سب کو جیل جانا پڑتا ہے، ہم سب کو کچھ بھی قربانی دینا پڑتی ہے، ہم سارے عمران خان کے Followers ہیں، انہی کے نام پر ہم سب جیت کر آئے ہیں جناب سپیکر، بشمول آپ کی شخصیت کے، لیکن لیڈر ہمارا جیل میں ہے، ہمیں اب مثبت طریقے سے اس احتجاجی تحریک کو لیکر آگے بڑھنا پڑے گا۔ Thank you very much.

<u>جناب سپیکر:</u> پیر مصور غازی صاحب۔

<u>جناب مصور خان (معاون خصوصی برائے موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات):</u> بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، بالکل آج ایک تاریخی دن ہے، اس دن کو اگر ہم Black day کا نام دے دیں تو میرے خیال سے کم نہیں ہوگا۔ ہمارے ملک میں ایک ہی ادارہ تھا، ایک ہی عدالتی نظام تھا، اس کو ایک اعتماد حاصل تھا، کوئی انصاف کی توقع رکھتا تھا کہ ہم کو انصاف ملے گا لیکن افسوس کی بات ہے، افسوس کا مقام ہے کہ آج جو فیصلہ آیا، خان اور بشریٰ بی بی کے خلاف القادر ٹرسٹ میں، جیسے ہمارے Colleagues نے، سب نے کہا کہ یہ فیصلہ ہفتہ اور دس دن سے لوگ یہ بتا رہے تھے کہ یہ یہ فیصلہ آئے گا، خان کو اتنا جیل ہوگا اور بشریٰ بی بی کو سات سال کی سزا ہوگی، خان

صاحب کے اوپر دس سال کی ہوگی، میرے خیال سے جو عدالتی نظام ہم دیکھتے ہیں، اکثر ہم پوچھتے ہیں ایک دوسرے سے، دنیا میں مختلف ممالک میں عدالتی نظام ہے، ہماری پوزیشن اس میں کیا ہے؟ میرے خیال سے اس ایوان میں ہمیں نہیں بتانا چاہیئے کیونکہ ہمارے خلاف پاکستان میں اور دنیا میں لوگ کہہ رہے ہیں، پاکستان میں جو عدالتی نظام ہے، وہ میرے خیال سے 138 نمبر پہ ہماری پوزیشن ہے، اس فیصلے کے آنے کے بعد میرے خیال سے ہماری وہ پوزیشن جو ہے ناں، تھوڑی سی آگے ہو جائے گی، یہی ہمارا نظام ہے، اس ملک کا یہ ہمارا نظام ہے، جتنے ہمارے Colleagues اور یہ سب ہمارے اوورسیز پاکستانی اور جتنے بھی ہمارے جو مخلص پاکستانی ہیں، اس ملک کے ساتھ پیار کر رہے ہیں، وہ سارے خان صاحب کے ساتھ ہیں لیکن اس فیصلے نے اس ملک میں ایک ایسا نظام پیدا کیا کہ میرے خیال سے اس کے بعد عدالت کا جو بھی فیصلہ آئے گا، کوئی بھی نہیں مانے گا کیونکہ یہ اس ملک میں ایک واحد ادارہ ہے، باقی تو سب کو پتہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے اس ملک میں، اگر اس سے ہماری امید ختم ہو جائے تو ہم کدھر جائیں گے اس کے بعد؟ پھر تو وہی ہوگا جو ہم آج کل دیکھتے ہیں، ہمارے ساتھ بالخصوص پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ جو ہو رہا ہے، اگر یہ سلسلہ بند نہیں ہوگا تو میرے خیال سے یہ KP تو ویسے بھی ان حالات سے گزر رہا ہے، خاص کر ہمارے پشتون بیلٹ کو مجبوراً ہمیں کچھ اور راستہ نکالنا ہوگا۔ میری سپریم کورٹ سے یہ درخواست ہے کہ سپریم کورٹ اس پہ ایک Suo moto action لے اور ہم اپیل بھی کرتے ہیں کہ اس فیصلے پہ نظر ثانی کے لئے بھی ہم درخواست دیں گے، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں لیکن ہم توقع رکھتے ہیں کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ لازم اس پہ نظر ثانی کر لیں ورنہ ملک میں ایک ایسا نظام آئے گا کہ پھر جو طاقتور ہے، وہ اپنا نظام چلائے گا، غریب وہی ہوگا جو اس ملک میں ہے، باقی ان شاء اللہ ہماری پارٹی کی جو لیڈرز شپ ہے، ہمارے جتنے بھی مشران ہیں، ہمیں اس فیصلے کے خلاف اپنا بھی ایک ردعمل پیش کرنا ہوگا کیونکہ اگر اس پہ ہم خاموش بیٹھیں گے تو میرے خیال سے جو مرضی ان لوگوں کی ہے، وہ اپنی من مانی کریں گے، ہم دیکھیں گے لیکن دیکھنے کے لئے باقی نہیں، ان شاء اللہ ہم نہیں بیٹھیں گے، ہم لازم اس کے اوپر اپنا لائحہ عمل طے کریں گے۔ جتنی بھی لیڈرشپ ہے، جس طرح خان صاحب نے کہا ہے کہ پرامن رہیں، میرے خیال سے پرامن رہنے میں ہمارا وہی ہوگا جو وہ سوچ رہے ہیں، ہم کو دبا رہے ہیں، آٹھ فروری سے لے کر اس ٹائم تک ہماری کیا پوزیشن ہے؟ پی ٹی آئی کا کیا پوزیشن ہے؟ وہ تو خان صاحب کو کہہ رہے ہیں کہ خان کو ہم Minus کریں گے لیکن خان کو کوئی بھی Minus نہیں کر سکتا کیونکہ دیکھیں، آج جو ایوان میں ہماری اکثریت ہے، پاکستان میں بھی ہماری اکثریت تھی، فارم پینتالیس پہ پورے پاکستان میں ہم نے الیکشنز جیتے لیکن فارم سینتالیس پہ انہوں نے وفاق میں اور باقی صوبوں میں حکومت بنائی۔ جناب سپیکر صاحب، میرے کہنے کا مطلب یہی ہے کہ سارے پاکستان کے عوام باشعور ہیں، یہ ابھی سمجھدار ہیں، چلو ٹھیک ہے عدالت تو فیصلہ کرے گی، یہ لوگ ظلم کریں گے، ہم برداشت کریں گے لیکن ایک دن آئے گا، دوبارہ یہی عوام نکلیں گے اور ان شاء اللہ اس کے منہ پہ دوبارہ وہی طمانچہ ماریں گے جو آٹھ فروری پہ اس کے منہ پہ مارا ہوا تھا، ان شاء اللہ جتنے بھی ہمارے Colleagues ہیں، ہماری لیڈر شپ ہے، میں سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم بیٹھیں گے، جتنے بھی ہمارے پولیٹیکل مشران ہیں، ہم ان کے ساتھ

بیٹھ کر اس پہ لائحہ عمل طے کریں گے، ان شاءاللہ اس کے اوپر ہم لازم اپنا ردعمل پیش کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن یہ آپ کی وساطت سے بھی ہم ایوان سے ایک قرارداد بھی پیش کراتے ہیں کہ ملک میں یہ جو چل رہا ہے، پرزور طریقے سے اس کی مذمت بھی کرتے ہیں، اس کے اوپر انکوائری بھی ہونی چاہیئے، یہ دیکھیں صرف ہمارے بھی ادھر اپوزیشن کے دوست ہیں، ادھر ہمارے اپوزیشن کے بھی Colleagues بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ایوان بھی ہے، وفاق میں دیکھیں ہماری پی ٹی آئی کے ساتھ کیا رویہ ہے، ان لوگوں کے ساتھ ہم کیا رویہ رکھتے ہیں لیکن دیکھیں، اس ایوان کے ساتھ جو بھی مسئلہ آتا ہے، ہم اس کو ساتھ لے کر چلتے ہیں لیکن اس طرح اگر یہ کر رہے ہیں تو پھر یہ آگے ہم سے نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ان شاءاللہ یہ جو آج ہوا ہے، میں تمام ایوان کی وساطت سے سپریم کورٹ سے ہماری امید ہے کہ اس فیصلے پہ ہم ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں جائیں گے، نظر ثانی کی اپیل درج کریں گے، ہائی کورٹ اور بعد میں سپریم کورٹ بھی ہے لیکن خدا کے لئے آج یہ حالات بنے ہوئے ہیں، جو 138 نمبر پہ ہمارا عدالتی نظام گیا ہے، اگر سپریم کورٹ نے اس پہ صرف نظر، ہاں، ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی اپیل ہم دوبارہ درج کریں گے، اگر ہمارے اس فیصلے پہ نظر ثانی نہیں کی تو میرے خیال سے 138 کی بجائے 150 نمبر پہ ہم جائیں گے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، اکبر ایوب خان۔

<u>جناب اکبر ایوب خان</u>: کنڈی صاحب، میرے بعد، میرے بعد آپ بات کرلیں، مہربانی، پہلی دفعہ بات کی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، آج ان کو میں نے ٹائم ہی نہیں دینا۔

<u>جناب اکبر ایوب خان</u>: صحیح ہے۔ (قہقہے) شکریہ جناب سپیکر، کنڈی صاحب، آپ کی بہت بہت مہربانی، آپ کا شکریہ۔ جناب سپیکر، میرے بھائیوں نے یہاں تقریریں کی ہیں، Black day in the history of Pakistan، اس کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، یہ سزا نہیں ہے، یہ ایک مذاق ہے، ٹیکنیکل طریقے سے اس ملک کو تباہ کیا جا رہا ہے، چھبیسویں آئینی ترمیم کے تحت پاکستان کی عدلیہ کو Compromised کیا گیا ہے، ایک Specialized compromised judges کا ایک بینچ بنائی گئی۔ اس ملک میں جناب سپیکر، یہ بات میں تب کر رہا ہوں کہ جب سینیئر جوڈیشری میں یہ حالات ہوں گے تو اس کا اثر جونیئر جوڈیشری میں بھی پڑتا ہے لیکن یہ بات آج میں یہاں Clear کرنا چاہتا ہوں، یہ چودہ سال کیا سو سال کی قید دے دیں، عمران خان Deal کے Through جیل سے باہر نہیں آئے گا، اسی عدلیہ میں پاکستان کی عدلیہ میں غیرت مند اور غیور لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اسی عدلیہ کے Through انہی عدالتوں کے Through ان کیسز کو ختم کروا کر ان شاءاللہ تعالیٰ عمران خان جیل سے باہر آئے گا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، آج سے سال ڈیڑھ سال پہلے سن رہے تھے کہ پچیس ارب ڈالر 'اے' ملک دے گا، پچیس ارب ڈالر 'بی' ملک دے گا، پچیس ارب ڈالر 'سی' ملک دے گا، پچیس ارب ڈالر 'ڈی' ملک دے گا، جناب سپیکر، پچیس ارب چھوڑیں، جس ملک میں قانون اور انصاف کے یہ حالات ہوں تو وہاں پچیس روپے بھی کوئی نہیں لگاتا، ارب تو چھوڑ دیں، وہ (SIFC (Special Investment Facilitation Council کون

لیڈ کر رہا ہے؟ وہ کدھر ہے، وہ ڈالر ڈوب رہا ہے، غریب بھوک سے مر رہا ہے، جناب سپیکر، روز اخبار میں پڑھتے ہیں Inflation نیچے آ گئی ہے، مہنگائی کم ہو گئی ہے، میرے اپوزیشن کے بھائی بھی اس کے بعد تقریر کریں گے، مجھے ایک جگہ پہ بتا دیں جہاں پہ مہنگائی کم ہوئی ہو، لوگوں کی تکالیف کا کوئی ازالہ ہوا ہو، Specifically, I want to talk to the International Human Rights Organizations throughout the World to take notice of this decision. I am talking to all the international powers, the United States of America, the British government, the Canadian government, the government who proclaimed that they are champions of democracy in this World. What is happening in Pakistan? The most influential leader in the country, a leader who is the head of the 9th largest party in the World, what is happening to him? What is happening to his workers? What is happening to his leadership? Thousands of our workers are behind the bars. Where are those champions of democracy? We don't see them. I hope that they will take notice of this situation and act accordingly. جناب سپیکر، یہ جج کا فیصلہ نہیں ہے، یہ Duffers کا فیصلہ ہے، وہ لکھتے لکھتے بھی پچیس دن لگا دیئے انہوں نے۔ جناب سپیکر، حالات تبدیل ہو جاتے ہیں، جو سورج چڑھتا ہے وہ غروب بھی ہوتا ہے، جب غروب ہوتا ہے تو پھر اگلے دن سورج پھر سے چڑھ جاتا ہے، Sweep کیا ہے عمران خان نے، اس ملک میں، اس الیکشن میں Sweep کیا ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آتی جو لوگ فارم سینتالیس والے اپنی کرسیوں پہ، اقتدار والے یہ ہال میں بیٹھتے ہیں، کوئی شرم ہے، کوئی حیاء ہے، دو تین لوگوں کا میں نے سنا ہے کہ جن کو Offer ہوئی، انہوں نے کہا یار! ہم نے فارم سینتالیس میں نہیں آنا، ہم نے ان اسمبلیوں میں نہیں بیٹھنا، ہم ہارے ہوئے ہی ٹھیک ہیں، اور کیا ہے، اس فیڈرل گورنمنٹ کے پاس کیا طاقت ہے؟ جناب سپیکر، ان حالات کو دیکھ لیں، سوائے بوٹ پالش کرنے کے ان کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے، ملک کا خیال کریں، جن لوگوں کے پاس طاقت ہے، اس ملک پر رحم کرو، اس ملک کے عوام پہ رحم کرو۔ جس طرح مشتاق غنی صاحب نے ادھر فرمایا، مت Force کریں، لوگوں کا امتحان مت لیں، لوگوں کو دیوار کے ساتھ مت لگائیں، نہیں تو سری لنکا وہ آپ کے سامنے ہے، سارا کچھ، سیریا کو دیکھ لیں، عراق کو دیکھ لیں، یہ ادارے ہیں تو عوام کی وجہ سے ہیں، اگر عوام کی سپورٹ ان کے ساتھ ہے، آج عوام کی Goodwill ختم ہو جائے تو کسی ادارے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اس ملک میں اور ہمارے صوبے میں خاص طور پہ جہاں پاکستان تحریک انصاف کی Three fourth (¾) majority کے ساتھ حکومت ہے وہاں آگ برس رہی ہے، ان ممبران سے پوچھیں جو Merged districts کے ہیں، ان سے پوچھیں، ان کے علاقوں میں کیا حالات ہیں؟ لکی مروت کے ممبرز سے پوچھیں، اس علاقے میں کیا حالات ہیں؟ بنوں کے ممبرز سے پوچھیں، مہمند کے ممبرز سے پوچھیں، ہمیں فکر پڑی ہوئی ہے، بس ایک آدمی کو، بھئی اس کو جیل میں رکھنا ہے اور اپنے اقتدار کو طول دینا ہے، عمران خان نے بار بار کہا ہے، بار بار بیان دیا ہے کہ میں کسی سے کوئی انتقام نہیں لوں گا، یار! کیوں ڈرتے ہو، کس چیز سے ڈرتے ہو، احتجاج سے ڈرتے ہو، جلسے جلوس سے ڈرتے

ہو؟ وہ اپوزیشن کا کام ہے، پوری دنیا میں اپوزیشن کا کام ہے کہ حکومت کی جو ناکامیاں ہیں ان کو سامنے لائے تاکہ ملک صحیح طریقے سے چل سکے۔ یہ ایک بہت اچھا موقع ہمارے پاس آیا ہوا ہے، جناب سپیکر، اس وقت وفاق میں بیٹھ کر مذاکرات ہو رہے ہیں، اس کا فائدہ اٹھائیں، یہ Boat بھی، یہ ٹرین بھی نکل گئی پھر اللہ ہی جانے، اس ملک کا کیا ہوگا؟ ہم اللہ سے دعا ہی کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس ملک پہ رحم و کرم فرما اور جن کو ہدایت کی ضرورت ہے ان کو ہدایت دے۔ بہت مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> کنڈی صاحب، آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ کنڈی صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج ایجنڈا آپ نے منسوخ کر دیا اور ایک احتساب عدالت کا ایک فیصلہ سامنے آیا ہے جس میں ایگزیکٹیو نے اس وقت 190 ملین پاؤنڈز جس طریقے سے استعمال کئے گئے، ایک ٹرسٹ کے نام زمین شفٹ کی گئی، وہ ساری دنیا کو پتہ ہے اور یہ فیصلہ متوقع تھا، اس ہاؤس میں ہمیشہ کہتے ہیں، پاکستان کی تاریخ میں عدالتی فیصلوں کی ایک تلخ تاریخ موجود ہے لیکن میں آج ان بھائیوں سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں، آپ کی مرہون منت کیا یہ وہی احتساب عدالت نہیں، جب اوپر خدا کی خدائی اور نیچے تحریک انصاف کی حکومت ہوتی تھی؟ سیاسی جماعتیں کہتی تھیں، آئیں بیٹھ کر اس احتساب عدالتوں کا دروازہ بند کریں تو انہی کی پارٹی قیادت لوگوں سے اس وقت مذاق کرتی تھی کیونکہ ان کا اور جنرل فیض کا بہت پیار تھا اس وقت، یہ وہ تاریخ کے اوراق ہیں جن پہ ان کو غور کرنا چاہیئے، مستقبل کے فیصلے پھر ہمیں کرنا پڑیں گے، اس وقت کی سیاسی جماعتیں کہتی تھیں کہ آئیں بیٹھیں اور بحیثیت ورکر پاکستان پیپلز پارٹی یہ Offer ہم نے مسلم لیگ نون و دی، جب اس وقت ان کی حکومتیں ہوتی تھیں، یہ ادارے سیاست دانوں کا احتساب نہ کریں، بلکہ ہمارے اپنے ادارے موجود ہیں، ان کو Strengthen کریں، اس پارلیمان کو Strengthen کریں لیکن شوق طاقت میں اور ذوق حکومت میں انہوں اس وقت بھی کہا، چوروں کا احتساب کریں گے، انہوں نے ملک کو لوٹا ہے، انہی کے قائد کے الفاظ ہیں، فوجی عدالتیں ہونی چاہئیں، جس کی آج یہ مخالفت کرتے ہیں، سارے بیٹھ کر مگرمچھ کی آنسو روتے ہیں، اسی عمران خان صاحب نے Floor of the House کہا، میڈیا کے سامنے کہا، فوجی عدالتیں اس لئے ضروری ہیں کیونکہ ہماری باقی عدالتیں اور عام عدالتیں ان چوروں کا اور ان لٹیروں کا احتساب نہیں کر سکتیں، تو بابا! آج کیوں آپ روتے ہیں؟ عدالتوں کا قتل تو ہمارے ساتھ ہوا، جب شہید بابا، بانی آئین پاکستان کو 1979ء میں پھانسی کے پھندے پہ چڑھایا گیا، 2024ء میں اسی سپریم کورٹ نے جسٹس فائز عیسیٰ کی عدالت نے اس کو عدالتی قتل قرار دیا۔ جناب سپیکر صاحب، اگر اس ملک میں سیاسی انتقام کو ختم کرنا ہے تو ان سیاسی جماعتوں کو بیٹھنا پڑے گا، ایسا نہیں ہو سکتا جب آپ کی حکومت ہو تو آپ دوسروں کو جیلوں میں گھسائیں، آدھی رات کو فریال تالپور محترمہ کو اٹھا کر ہسپتال سے کالی کوٹھڑی میں ڈالا گیا، یہ وہ تاریخی حقیقتیں ہیں جو یہ اکثر بھول جاتے ہیں، ہم ان کو یاد دلانا چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں، آج بھی بحیثیت سیاسی کارکن میرے ایک بھائی نے کہا، ہم پرامن نہیں ہونگے، ہمارے تو قتل ہوئے لیکن ہم نے پھر بھی کہا "پاکستان کھپے" میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، کون دے گا اس کا حساب؟ آصف علی زرداری کو بارہ سال جیل گزاری گئی، اس ملک میں

خان عبدالغفار خان نے سینتیس سال جیل گزاری، ولی خان صاحب نے پندرہ سال جیل گزاری، کہنے کا مقصد آپ کے سامنے ہے، آج یہ جو اپنا بویا ہوا ہے وہ کاٹ رہے ہیں، آج بھی موقع ہے، ان اداروں کو مضبوط کریں جن میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں، یہ وہی احتساب عدالت ہے جس کی ہم Offer کرتے رہے، اس وقت جب ان کا جوبن تھا تو کہتے تھے، یہ تو لٹیرے ہیں، ان لٹیروں کا حساب یہ عدالتیں اور ملٹری کورٹ کریں گی، جن میں آج آپ لوگ پھنسے ہوئے ہیں، اس وقت بھی ہم کہتے تھے کہ نہ کریں اس طرح بابا! آپ خود اس چیز میں گریں گے، آج بھی ہم ان سے کہتے ہیں، یہ تشدد کی باتیں، یہ جہاد کی باتیں، یہ پکڑ پکڑائی کی باتوں کو چھوڑ کر بیٹھیں، سیاسی جماعتوں کی، سیاسی کارکنوں کی یہی ریت ہوتی ہے کہ وہ بیٹھ کر اپنے مسائل حل کرتے ہیں۔ اس وقت بھی آپ نے نہیں انہی غیر ریاستی اداروں کے Through احتساب ہوتے رہے، آج بھی ہو رہے ہیں، عدالت کی تاریخ بھی بھری پڑی ہے، یہ جو میں آپ کو ذکر کر رہا ہوں عدالتی قتل کا، امت مسلمہ کے ایک لیڈر کو پھانسی دی گئی، جمہوریت کا قتل کیا گیا، آئین کے بانی کو شہید کیا گیا، ہم کہتے ہیں یہ آدھا سچ بولتے ہیں، پورا سچ بولیں، آج بھی موقع ہے ان اداروں کو مضبوط کرنے کا، اس دن بھی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی میٹنگ تھی جناب سپیکر، میں نے آپ کو کہا، یہ ہماری نالائقی اور نااہلی ہے جو ہم ان اداروں کو مضبوط نہیں کرتے، جس آئین میں احتساب کا ذکر کیا ہوا ہے، جب ہم نہیں کرتے تو پھر اور ادارے اٹھتے ہیں، وہ اپنے فیصلے کرتے ہیں، پھر آپ کے سامنے ہیں، پھر ہم یہاں پہ بیٹھ کر روتے ہیں، ہمیں کام کرنا پڑے گا، ہمیں Perform کرنا پڑے گا، ہمیں اپنی اہلیت کو بڑھانا پڑے گا، تب جا کر یہ دروازے بند ہونگے۔ میری آج بھی آپ سے یہی گزارش ہے، میں اکثر کہتا رہتا ہوں، خیبر پختونخوا کا جو ہاؤس ہے یہاں پہ تمام جماعتوں کے لوگ موجود ہیں، بیٹھ کر ان اداروں کی مضبوطی کی بات کریں، نہ کہ وہ ادارے جو کہ ان اداروں سے ہٹ کر کام کر رہے ہیں، فیصلے کرتے ہیں، پھر بعد میں ہم روتے ہیں، آج بھی میری یہ تجویز ہوگی کہ اپنے اداروں کو مضبوط کریں، اس پارلیمان کی بالادستی پہ بات کریں، آئین کی حکمرانی پہ بات کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: لائق محمد خان۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر، احمد کنڈی نے بڑے اچھے الفاظ میں بیان کیا، کچھ تلخ باتیں بھی ہمیں سنائیں، کچھ حقیقت بھی بتائی، آج بے رحم، غیر منصفانہ فیصلہ آیا، ابھی آپ ٹی وی پہ، سوشل میڈیا پہ یہ دیکھ لیں کہ پوری دنیا اس فیصلے پہ لعن طعن کر رہی ہے کہ فیصلہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ سیاسی دشمنی پہ فیصلہ کیا گیا جناب سپیکر، ہم یہ ظلم کب تک سہتے رہیں گے، یہ ظلم ہم کب تک سہتے رہیں گے؟ بھٹو صاحب کی بھی بڑی شان تھی لیکن عمران خان کی شان دیکھیں کہ جس نے ایک لمحے میں بغیر کمپین کے نو سیٹیں جیتیں، جیل میں اندر ہوتے ہوئے، (تالیاں) بتادیں کہ دو سیٹوں سے اوپر کسی لیڈر نے سیٹ جیتی ہے؟ نو سیٹیں جیتیں، پھر کیا ہوا؟ پھر جو ہارے، ان کو بڑی تکلیف ہوئی، یہ الگ بات ہے کہ احمد کنڈی کی پارٹی کے لوگوں نے جعلی مہریں لگا کر کراچی میں سیٹ جیت لی لیکن لوگوں نے کہا کہ یہ سیٹ ہاری ہوئی جیتی ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں تو بڑا اچھا سبق دے رہے ہیں لیکن ہمیں کیا کرنا ہے؟ ہمیں ایک بہت بڑی قربانی دینی ہے، بغیر قربانی کے یہ معاملہ حل نہیں ہوگا، ورکر قربانی دے رہا ہے لیکن جو ہم لوگ

ہیں، نکلیں گے ٹی ایم او کے تبادلے سے، نکلیں گے ہم ایکسیئن کے تبادلے سے، نکلیں گے ہم فنڈ کے تبادلے سے، فنڈ مانگنے سے، جناب سپیکر، آٹھ سو لوگ چار اسمبلیوں میں، قومی اسمبلی میں، سینیٹ میں، بلوچستان میں، پنجاب میں، سندھ میں آٹھ سو لوگ ہمارے منتخب نمائندے جو کہ حقیقی نمائندے ہیں، جو سینتالیس والے نہیں ہیں، ہمیں پہلے نکلنا پڑے گا، سر پہ کفن باندھ کر ہم سب کو یہ Arrangement، ہمارے سی ایم کو کرنی چاہئیے کہ سب کو بلائیں، ہم کفن باندھ کر سارے ایم پی ایز، ایم این ایز پورے پاکستان کے نکلیں گے، ہمیں گولی ویسے بھی وہ مارتے ہیں، ہم ویسے بھی کھاتے ہیں، ہم ان شاء اللہ گولی کھانے کے لئے تیار ہیں، مرنے کے لئے تیار ہیں، عمران کو اللہ کے فضل سے ان شاء اللہ رہا کریں گے لیکن اس طرح کے غلط فیصلے آنے سے ہماری تقریروں سے کچھ بھی نہیں بنے گا، اب وہ فیصلہ آ چکا ہے، اب وہ وقت آ چکا ہے کہ ہم اکٹھے ہو کر سات سو آٹھ سو لوگ جب نکلیں گے، پورا ملک، پورا پاکستان، بیرون ملک، ہمارے ساتھ اللہ کی مدد ہو گی، ان شاء اللہ ہم یہ بات کر کے چھوڑیں گے کہ عمران کو غلط قید کیا گیا ہے، یہ کیس جو ہے، دو سو کیسز ہو گئے ہیں، یہ ایک کیس بھی چلا جائے گا، ختم ہو جائے گا لیکن ہمیں قربانی دینا پڑے گی۔ جناب سپیکر، ہر صورت میں قربانی دینا پڑے گی، ہم جب تک یہاں سے کفن باندھ کر نہیں جائیں گے اس وقت تک یہ کام نہیں ہو گا، ہم سب تیار ہیں، اس کے لئے سی ایم صاحب قدم بڑھائیں، اللہ کے فضل سے اور پوری اسمبلی کے، سینیٹ کے، ایم این ایز کو یہ کہا جائے کہ نکلو کفن باندھ کر، ہم گولیاں کھائیں گے، اللہ کے فضل سے تب جا کر یہ ملک بنے گا، اس کے بغیر، قربانی کے بغیر نہیں ہوتا، ورکروں نے اپنی قربانی دے دی اور خاص کر ہمارے KP کے پٹھانوں پر آفرین، ان شاء اللہ ایک دن یہ کام ہو گا اور ضرور ان شاء اللہ عمران خان رہا ہو گا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالسلام آفریدی صاحب۔

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ ربِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ جناب سپیکر صاحب، آج جو فیصلہ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کے خلاف پاکستان کی عدلیہ نے دیا ہے، پاکستان کی عدلیہ کا ایک سیاہ ترین دن ہے۔ آج یہ پہلی دفعہ یہ فیصلہ اس طرح نہیں آیا، اس سے پہلے بھی پاکستان کی عدلیہ نے ذوالفقار علی بھٹو کو عدالتی قتل کے ذریعے ختم کیا تھا، اس سے پہلے مارشل لاء کو انہوں نے "نظریہ ضرورت" کے تحت اس کو تحفظ دیا تھا، آئین بار بار پامال ہوتا رہا ہے، پاکستان کی عدلیہ نے اس کو باقاعدہ صحیح قرار دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، کنڈی صاحب نے کہا کہ ہم تو بار بار کہتے ہیں کہ آؤ بیٹھیں، اس سے احتساب عدالتیں یہ جو کرتی ہیں، اس نے پاکستان تحریک انصاف کے دور کا حوالہ دیا مگر پاکستان تحریک انصاف مذاکرات کے لئے ہمارے ساتھ نہیں بیٹھی، میں کنڈی صاحب کو کہتا ہوں، کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے بھٹو کے عدالتی قتل کی ہمیشہ مذمت کی ہے، آپ کے دو وزیراعظم آپ کے دور میں، آپ ہی کی حکومت تھی، آپ کے دو وزیراعظم نااہل ہوئے تھے اس عدالتی نظام سے، یہ کیوں نااہل ہوئے تھے؟ زرداری کے بیرون ملک پیسے جو انہوں نے لوٹے تھے، عدلیہ ان کو کہہ رہی تھی کہ ان

پیسوں کے لئے لیٹر بھیجیں کہ وہ پیسے واپس آ جائیں، ان پہ وہ لوٹ مار کی وجہ سے آپ کا لیڈر جیل میں ہوتا تھا، عمران خان کو سیرت النبی ﷺ، قوم کو سیرت النبی ﷺ کے پڑھانے پہ اس کو آج سزا ہوئی ہے جو کہ پوری امت مسلمہ میں پاکستان کے لئے شرم کا مقام ہے کہ ایک لیڈر اپنی قوم کے لئے سیرت النبی ﷺ والی یونیورسٹی لا رہے ہیں، قوم کو سیرت النبی ﷺ پڑھائیں، قوم کے اخلاقی اقدار کو بہتر بنائیں، اس پہ ان کو سزا مل رہی ہے، بہت شرم کا مقام ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پاکستان کے لئے پوری دنیا میں اس فیصلے نے پاکستانیوں کی آنکھیں، سر جھکا دیئے ہیں کیونکہ سیرت النبی ﷺ ہمارے دین، ہمارے مذہب کا ایک حصہ ہے، اخلاقی اقدار کے لئے بہت ضروری ہے مگر آج سیرت النبی ﷺ پہ عمران خان کو سزا دی جا رہی ہے۔ اپوزیشن والے کہہ رہے ہیں کہ ہم مذاکرات نہیں کرتے، ہم نے 2008ء میں خان صاحب نے ان کو کہا تھا کہ مشرف کو دوبارہ وردی میں صدر مت بنائیں، انہوں نے ان کو صدر بنایا تھا، وردی میں اس وقت بھی انہوں نے وہ ڈکٹیٹر کو تحفظ دیا تھا، حالانکہ ڈمہ ڈولہ میں اس نے کافی حافظ قرآن، مدرسے میں پڑھنے والے بچوں کو شہید کیا تھا، لال مسجد میں، جامعہ حفصہ میں انہوں نے مدرسے میں حافظ قرآن اور دینی تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کا قتل عام کیا تھا مگر پھر بھی انہوں نے اس کو دوبارہ وردی میں منتخب کیا تھا۔ آج بھی ایک آمر صرف اپنی نوکری بچانے کے لئے عدلیہ کا بھی قتل عام کر رہا ہے، انصاف کے نظام کا بھی قتل عام کر رہا ہے، پاکستان کو پوری دنیا میں بھی ذلیل کر رہا ہے، اپنے ادارے کے لئے بھی تذلیل کا باعث بن رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم سب اس فیصلے کے خلاف ہیں، ہم اس فیصلے کو نہیں مانتے، ان شاء اللہ ہماری پارٹی لیڈر شپ جو بھی احکامات اس کے بارے میں جاری کرے گی، ان شاء اللہ ہم اس پہ من وعن آگے جائیں گے، چاہے اس میں ہماری جان کیوں نہ چلی جائے۔ اس سے پہلے پاکستان کی تاریخ عدلیہ کے اس طرح کے ناانصاف فیصلوں سے بھری پڑی ہوئی ہے، اسی وجہ سے پاکستان کی عدلیہ کا نمبر دنیا میں 138 اور 139 نمبر پہ ہے کیوں ہے؟ وہ اس ملٹری اسٹیبلشمنٹ کے گند صاف کرنے کی وجہ سے ان کا یہ نمبر ہے۔ جناب سپیکر صاحب، 1971ء میں انہوں نے پاکستان کو توڑا، حمود الرحمان کمیشن بنا، انہوں نے اس کو اس کمیشن میں مجرم قرار دیا مگر پھر بھی جب وہ فوت ہو گئے تو فوجی اعزازات کے ساتھ پاکستان کے پرچم میں اس کا تابوت لپیٹ کر ان کو دفنایا گیا، پاکستان کا پرچم ان لوگوں پہ پلید ہوا۔ ہماری اعلیٰ عدلیہ سے بھی درخواست ہے کہ اس فیصلے پہ فوراً نظر ثانی کرے، اپنی عدلیہ کے وقار کو بہتر بنائے، اپنی لیڈر شپ سے بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ فوراً اس کے بارے میں کوئی لائحہ عمل طے کرے کیونکہ پاکستان تحریک انصاف کا قائد پاکستان کی خیر خواہی چاہتا ہے، اس نے کوئی چوری نہیں کی، کوئی کرپشن نہیں کیا ہے، سیرت النبی ﷺ پہ آج ان کو سزا مل رہی ہے تو یہ پوری قوم کے لئے باعث شرم ہے، ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں، ان شاء اللہ اس کے خلاف بھرپور تحریک بھی چلائیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے فضل حکیم خان، پیر فخر جہاں صاحب بات کریں تو پھر مولانا صاحب بات کریں، پھر آپ کر لیں، ٹھیک ہے۔ جناب پیر فخر جہاں صاحب۔

سید فخر جہاں (وزیر کھیل و امور نوجونان): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج جو فیصلہ آیا ہے، پہلے سے پورے پاکستان کے عوام کو پتہ تھا، جو اسٹیبلشمنٹ کے اپنے لوگ ہیں، اپنے نیوز والے ان کو بھی پتہ تھا، خود ہی Tweets بھی کر رہے ہیں کہ کل ہم نے یہ بتایا تھا، آج وہ فیصلہ آیا ہے اور خود ہی اس Tweet کو Repeat بھی کر رہے ہیں، بڑی شرم کی بات ہے کہ پہلے سے ایک فیصلہ پڑا ہوتا ہے، ان کو بتا دیتا ہے، ایک چٹ آ جاتی ہے کہ آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، احمد کنڈی صاحب نے بات کی ہے کہ فریال تالپور اور زرداری صاحب کو اسی احتساب عدالت نے پکڑا تھا، وہ بھی تھوڑا سا بتا دیں کہ وہ کس کیس میں پکڑے گئے تھے، سارے ہاؤس کو بھی پتہ چلتا، اسی ٹائم کی جو بات تھی، عمران خان صاحب نے اس بارے میں بات کی تھی، انہوں نے بات اسی وجہ سے کی تھی کہ 139 میں اگر پورا پاکستان 130 نمبر پہ ہو، جوڈیشری نظام پہ احتساب عدالت اس لئے بنایا تھا کہ فریال تالپور Money laundering کرے گی، Mega money laundering، اور دبئی میں ان کے بڑے بڑے پلازے ہوں گے، ابھی آپ بھی جائیں، پورے پاکستان کے جتنے بھی ہمارے پختون ہیں وہ تو ادھر دبئی میں ہیں، ان کو پتہ ہوتا ہے، یہ اسحاق ڈار کا پلازہ ہے، یہ زرداری کا ہے، یہ کوئی چھپی چھپائی ہوئی بات نہیں ہے، اسی پاکستان سے پیسے نکالے ہوئے ہیں، ساتھ ساتھ جو زرداری اور ان کے بیٹے بلاول زرداری کو جس کیس میں پکڑا تھا، ان کا بھی پتہ تھا کہ یہ پارک لین انہوں نے اپنا Front man use کیا تھا اور Low cost پہ وہ 307 ایکڑ زمینیں بیچی تھیں، خان کا یہ تھا کہ کم از کم احتساب عدالت کی طرف سے ان کو سزا سنائی گئی، یہ نہیں کہا تھا، نہ کسی نے سوچا تھا کہ ایسی احتساب عدالت بھی بنے گی کہ اگر آپ اسلام کے لئے کچھ کرنا چاہیں، اس کے اوپر آپ کو بھی ادھر سے ایک فیصلہ آتا ہے، اسی فیصلے کی بنیاد پہ پہلے سے پوری دنیا کو پتہ ہو تو جوڈیشری نظام جو ہے، اس پہ "تھو"، جناب سپیکر صاحب، پہلے انہوں نے کہا تھا کہ ہم خان صاحب کو اندر کریں گے، دس دن میں ان کو پتہ چل جائے گا، یہ خود بخود باہر آ جائے گا، چیخیں مار کر یہ پوری اسمبلی بھی دیکھ رہی ہے، پوری دنیا سن بھی رہی ہے کہ ابھی تک شوکت خانم نے جو بیٹا پیدا کیا ہے، ابھی تک ایسا بیٹا کسی نے پیدا نہیں کیا، جس کو آپ جتنا زور دیں گے وہ اتنا اس کے اوپر Reaction کرے گا، آگے پیچھے یہ نہیں کہ زرداری کو پکڑ کر احتساب عدالت نے اور وہ آ کر اس نے خود ہی کہا کہ چلو میں پالش کر لوں گا، مجھے پہلے سے عادت ہے، پہلے سے وہ دس پرسنٹ پہ مشہور تھا، پھر جب گرفتار ہوا، پھر نکلا، پھر میں نے لوگوں کو مارا، پھر نکلا، پھر میں نے پالش کیا، ایک مرتبہ پھر اور بھی پالش کر لوں گا، وہ پرانا ایک چل رہا ہے، ان کو پالش کرنے کا طریقہ اور وہ عادی ہے، خان تو عادی نہیں ہے، نہ خان یہ Accept کرتا ہے، نہ ان کے عوام یہ Accept کرتے ہیں، نہ ان کے یہ ورکرز Accept کرتے ہیں، گرفتار کر لیا گیا، اکیلے رکھ لیا، ایک کمرے میں بند کر لیا، پھر بھی اس نے گھٹنے نہیں ٹیکے، وہ ایسا ہی کھڑا ہے، مرد مجاہد ہے، اس جیسا بندہ ہے نہیں، لیکن جو لوگ یہ کام کرا رہے ہیں، میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ کیا سوچ رہے ہیں کہ ہم یہ کریں گے تو ہم سے ہمارے یہ جو عوام ہیں، وہ محبت کریں گے، محبت پیدا ہو گی یا نفرت ہو گی؟ جناب سپیکر، پورے پختون بیلٹ میں چیک کر لیں، لوگوں کی نفرتیں بڑھ رہی ہیں، پاکستان کی عدلیہ سے، پاکستان کی اسٹیبلیشمنٹ سے اور پاکستان کے اس سینتالیس نظام سے، سینتالیس کی

پیداوار ہے، فارم سینتالیس کی پیداوار ہو تو یہی ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی بھی ٹائم ہے، ان کو سوچنا چاہیئے، جس طرح اکبر بھائی نے کہا، آپ جا کر فاٹا کے حالات دیکھ لیں، اگر آپ کا ڈالر 150 سے 300 پہ لے جاتے ہیں، 150 سے تیل 300 پہ لے جاتے ہیں، آپ بیس روپے سے فی یونٹ ساٹھ روپے پہ لے کر جاتے ہیں، آپ چینی کو مہنگا کر لیتے ہیں، آپ کا کوکنگ آئل تین ہزار سے دس ہزار پہ جاتا ہے، مہنگائی کا طوفان بھرتے ہیں، آپ سوچتے ہیں کہ پاکستان کے عوام آپ سے محبت کریں گے تو یہ آپ کی سوچ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جتنے بھی ہمارے Colleagues ہیں، Parliamentarians ہیں، جتنے بھی ورکرز ہیں، وہ خان کے اشارے کا انتظار کر رہے ہیں، جس دن خان کہے گا کہ آپ لوگوں نے نکلنا ہے تو ان شاء اللہ اگلے دن ان کو پتہ چل جائے گا۔ شکریہ۔ پاکستان زندہ باد، عمران خان پائندہ باد۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب مولانا لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، آج جس موضوع پہ بحث ہو رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ نیب عدالت نے عمران خان کو سزا دی ہے لیکن آگے چونکہ ان کو حق حاصل ہے کہ وہ ہائی کورٹ میں اپیل کریں، ان کا قانونی حق ہے، ان کے پاس سپریم کورٹ میں حق ہے کہ وہ سپریم کورٹ میں جائیں، بنیادی طور پہ ہماری جماعت اصولی طور پر کبھی بھی اس بات سے اتفاق نہیں کرتی کہ کسی سیاسی کارکن یا سیاسی لیڈر کو سزا دی جائے (تالیاں) اور خاص طور پہ اس سے یہ تاثر پیدا ہو، اس کا تاثر جو پہلے وہ انتقام کا ہو، ہم اس تاثر کے بھی خلاف ہیں کہ فیصلوں سے یا کسی ماحول سے، انوائرمنٹ سے یہ تاثر پیدا ہو کہ کوئی انتقام لیا جا رہا ہے، ہم بنیادی طور پر، تاریخی طور پر بھی، کنڈی صاحب نے بھی بات کی کہ تاریخی طور پر بھی عدالتوں کی سزائیں ہیں، ان سے تاریخ بھری پڑی ہے، کوئی اچھے الفاظ میں بعض فیصلے جو آئے، وہ اچھے الفاظ میں کبھی ادا نہیں ہوئے، ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک Space پیدا کی ہے، جمہوری اداروں کو ہم نے کمزور کیا ہے، بامعنیٰ یہ کہ ہم نے ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو کہا ہے، چور ڈاکو، اس پہ ہم نے تقریباً آپ کا یہ گیارہواں سال اس حکومت کا تسلسل کے ساتھ آ رہا ہے، ہم نے بارہا اس اسمبلی میں مختلف Timings پر یہ بات ضرور کی ہو گی کہ دیکھیں، آپ سیاسی لوگوں کو، ایک دوسرے کو اگر آپ چور ڈاکو کہیں گے تو جو ماحول ہے پوری جمہوریت کا، اس سے وہ سبوتاژ ہو گا، ہم جمہوری اداروں کو اس حوالے سے کمزور کریں گے، سیاسی پارٹیوں کو اس حوالے سے کمزور کریں گے، ہمیں چاہیئے یہ تھا کہ ہم کوئی تدبرانہ انداز میں آگے چلیں اور ایک ایسی فضا قائم کریں کہ جس میں ہم ایک دوسرے کی بات سن سکیں، جس میں ہمیں بیٹھنے کا موقع ملے اور تسلسل کے ساتھ شاید ہمیں اس میں بیٹھنے کا موقع نہیں ملا، مذاکرات کا موقع نہیں ملا، جو ایک دوسرے کے ساتھ سمجھنے کی باتیں تھیں، وہ ہمیں اس کا موقع نہیں ملا، ہماری طرف سے اپوزیشن کی طرف جب بھی اس حوالے سے بات ہوئی ہے، کسی کمیٹی کی میٹنگز میں اگر ہم نے اپنا مؤقف دیا ہے تو اس مؤقف کو اختلاف برائے اختلاف سمجھا گیا، اس کو اس حوالے سے کبھی نہیں سمجھا گیا کہ یہ کوئی اچھی رائے بھی ہو سکتی ہے کیونکہ جب آپ

بیٹھتے ہیں کمیٹیوں میں، آپ مذاکرات میں بیٹھتے ہیں کسی مجلس میں، جب سیاسی مجلس آپ بناتے ہیں، اس میں آپ بیٹھتے ہیں تو مشاورت چلتی ہے، اس میں ہونا یہ چاہیئے کہ اگر کوئی مثبت بات آتی ہے، آپ اس کو سمجھتے ہو کہ یہ ایک مثبت بات ہے، ہمارے صوبے کے لئے، کیونکہ ہماری صوبائی اسمبلی ہے، میں صوبے کی بات کر رہا ہوں، اگر ملکی سطح پہ ہو تو ملک کے لئے ہو، اس کا کوئی فائدہ ہمیں اٹھانا چاہیئے تھا، ہم بہتر انداز میں حکومت کو آگے چلنے کا، اپنی پارلیمنٹ کو آگے چلنے کا، اپنے صوبے کو فائدہ دینے کا یہ مؤثر اقدام آج ہو سکتا لیکن جناب سپیکر، میں کہتا ہوں کہ اس حوالے سے عدم برداشت جو تھا وہ بہت عروج پہ تھا، آج تک شاید وہ برداشت اس انداز میں نہ ہو سکا، حالانکہ گیارہ سال بھی بہت ہیں کہ اگر اس پارٹی نے اس صوبے میں حکومت کی تو اسے سیاسی Maturity آنی چاہیئے، سیاسی انداز آنا چاہیئے تھا، جمہوری انداز آنا چاہیئے تھا، یہ کوئی بات نہیں ہے کہ آپ کا چیف منسٹر کھڑے ہو کر روز جو میڈیا سے Talk کرتا ہے، اس میں وہ گالیاں دیتا ہے، اچھے بھلے لیڈرز کو گالیاں دیتا ہے، میں نے خود اپنے جمیعت علماء اسلام کے لیڈر مولانا فضل الرحمان صاحب کے حوالے سے آپ کے چیف منسٹر کی اپنی باتیں سنیں، وہ کس انداز میں بات کرتا ہے، ہر آدمی سوچتا ہے کہ جس شخصیت کی سیاسی، جمہوری، پارلیمانی تقریباً پچاس سال ان کی سیاست کو ہو رہے ہیں، اس میں وہ بات کریں گے تو پھر وہ کوثر نیازی کی Book کو اٹھا کر اس میں اس کا حوالہ جس انداز میں غلط بیانی سے دے کر اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہم کوئی سیاسی Maturity کا وہ دے رہے ہیں، یہ انتہائی غلط بات ہے۔ میرا بنیادی مؤقف یہ ہے کہ جب آپ ایک سیاسی پارٹی ہیں تو جمہوریت جو ہے، ہمارا اس ملک کا نظام جمہوری نظام کے تحت ہے، ایک پارلیمانی نظام ہے، پارلیمنٹ میں باتیں سنی جاتی ہیں اور عدم برداشت کا وہ نہیں، وہ ماحول نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ برداشت کا ماحول ہونا چاہیئے، میں نے اپنی جماعت کا اپنا مؤقف دینا لازمی سمجھا، میرا مقصد یہ تھا کہ ہم اصولی طور پر کسی بھی سیاسی کارکن، کسی بھی پارٹی، کسی پارٹی کے لیڈر کو اس تاثر کے ساتھ کہ اس سے کوئی انتقام کی بو آ رہی ہو اور سزا دی جائے، اس کے حق میں ہم نہیں ہیں، اصولی طور پر ہماری جماعت اس حق میں نہیں ہے، چاہے وہ عمران خان کی صورت میں ہو، چاہے کسی اور پارٹی کا لیڈر ہو لیکن جمیعت علماء اسلام کا ایک اصولی مؤقف ہے، کسی بھی پارٹی کے ادنیٰ کارکن کو بھی اگر کوئی سزا ہوتی ہے، جیل میں ڈالا جاتا ہے، اس کے حق میں ہم کبھی بھی نہیں، (تالیاں) جناب سپیکر، میں کوئی Point out نہیں کر رہا ہوں، میں ایک احساس ذمہ داری کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج اگر ایک سزا عدالت سے ہوئی ہے، آپ نے یہ بینرز اٹھائے ہوئے ہیں، ایک احتجاج کے طور پر آپ اسمبلی کے اندر داخل ہوئے تو کم از کم دو تہائی سے زیادہ اکثریت والی پارٹی ہے، حکومت کو اتنا چاہیئے تھا کہ وہ اپنا کورم کو تو پورا کرتی، میں کوئی نشاندہی نہیں کر رہا لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس موقع پہ جب آپ احتجاج کرنے آئے ہیں، بینرز اٹھائے، آپ نے پورا ایجنڈا Kill کیا ہے، صرف اس لئے کہ یہ ممبران اس موضوع پر بات کر سکیں، تو کم از کم پارٹی کو یہ تو کہیں کہ اپنا وہ کورم آپ پورا کریں ناں، اس کو تو پورا کرنا چاہیئے، یہ احساس ذمہ داری کے لئے میں Point out کرنے کے لئے نہیں کہہ رہا، صرف احساس ذمہ داری کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، جناب سپیکر، میری یہی گزارش تھی، یہی مقصد ہے کہ یہ پارلیمنٹ چلے اور پارلیمانی انداز میں چلے، پارلیمنٹ خود مختار ہو کر

چلے، پارلیمنٹ کو اختیار ہونا چاہیئے، پارلیمنٹ میں حکومت جس کی ہو،اس کو اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ صوبے کے لئے بہتر طریقے سے فیصلے کرے،اپوزیشن بیٹھے گی،اس پر ضرور تنقید بھی کر سکتی ہے،اس کا حق ہے لیکن اسی سے بات بنتی ہے،اسی سے جمہوریت چلتی ہے،اسی سے پارلیمنٹ چلتی ہے،اسی سے آئین پر،قانون پر عملداری ہوتی ہے لیکن ضروری یہ ہے کہ آپ اپنی پارلیمنٹ کو مضبوط کریں،اگر پارلیمنٹ مظبوط ہو گی تو پاکستان میں جمہوریت بھی چلے گی، آئین بھی چلے گا ورنہ Space جتنا ہم کم کرتے جارہے ہیں، جمہوریت کا وہ،اس کو ہم ایک مقدمے کو نیچے کی طرف لا رہے ہیں،ہارنے کی طرف لے کر جارہے ہیں، ہمیں چاہیئے کہ ہم جمہوریت کو مظبوط کریں، یہ ملک جمہوری انداز اور پالیمانی انداز کا ملک ہے،آئین کے تحت یہ ملک چلتا ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہم اس آئین کے تحت، پارلیمانی روایات کے تحت، بدقسمتی سے گیارہ سال کے دور میں پارلیمنٹ کی روایات کو بھی روندا گیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنی روایات ہیں ہمارے صوبے کی، بہتر انداز میں آپ چونکہ کسٹوڈین ہیں،اس پارلیمنٹ کے، ہمیں آپ سے توقع ہوتی ہے، ہمیں گلہ آپ سے ہے کہ آپ ان ممبران کو،اس پارلیمنٹ کو اس طرف لے جاتے،آپ ان کی غلط روایات میں آپ ساتھ دے رہے ہوتے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سپیکر کے لئے ٹھیک نہیں ہے، بلکہ سپیکر کو چاہیئے کہ وہ پارلیمنٹ کو ان روایات کے مطابق، قانون کے مطابق کوشش ہونی چاہیئے، ہمیں تو اس پہ بھی افسوس ہوتا ہے کہ حکومت پی ٹی آئی کی ہے، اسمبلی بلائی جاتی ہے تو ممبران کے Sign سے بلائی جاتی ہے، جو کبھی نہیں ہوا، پارلیمنٹ کی تاریخ میں، روایات میں یہ کبھی نہیں ہوا کہ ممبران دستخط کر کے اسمبلی کو بلائیں، وہ اپوزیشن ہمیشہ کرتی ہے، ان کے پاس ہتھیار نہیں ہوتا، اگر ان کے پاس ممبران اتنی تعداد کے ہیں کہ وہ اسمبلی کو Call کر سکیں تو وہ سپیکر کے پاس جمع کرتے ہیں لیکن یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ حکومت نے اپنی درخواست جمع کی ہے کہ اسمبلی کا اجلاس بلائے، حالانکہ حکومت ہمیشہ Prorogue کر کے اور پھر جب Call کرتی ہے تو گورنر کے Through اسمبلی کو بلایا جاتا ہے لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے، اپوزیشن کا کام بھی جو ہے ناں، حکومت کر رہی ہے، یہ چیز حکومت کی نہیں تھی، اپوزیشن کی تھی، بہر حال ہو رہا ہے، آپ کے نیچے ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے ایک دو باتیں آپ کے حوالے سے اس وجہ سے کیں کہ وہ گلہ بنتا ہے، آپ اس پارلیمنٹ کے کسٹوڈین ہیں تو آپ ہی کے سامنے بات رکھنا ہو گی، میں انہی الفاظ پہ اجازت چاہتا ہوں۔ وَ آخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب مولانا صاحب، تینتیس ممبران اسمبلی کی رکنیت معطل ہے، Assets اور Liabilities کی Statement انہوں نے جمع نہیں کرائی تو الیکشن کمیشن نے معطل کی ہوئی ہے، ایک تو یہ Reason بھی ہو سکتا ہے۔ وزیر قانون صاحب، آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ ویسے فضل حکیم صاحب کا نمبر تھا مگر آپ بات کر لیں، میرا خیال ہے یہ کوئی بات، اچھا جی۔

<u>جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی):</u> ایک منٹ، زیادہ نہیں ایک منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی فضل حکیم خان کا مائیک On کریں۔ مولانا صاحب، میں آپ کی باتوں سے بڑا خوش ہوا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ہمیشہ مجھے اپوزیشن کا سپیکر کہتی ہے، میں چاہتا تھا آپ بھی کوئی ایسی میرے خلاف بات کریں تاکہ میں ان سے کہوں کہ Balance برابر ہو گیا۔

(قہقہے)

وزیر برائے حیوانات، ماہی پروری و امداد باہمی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ! ستا عبادت به کوؤ، ستا نه به مدد غواړو۔ نن د جمعې ورځ ده او ډیره بهترینه په ورځو کښې د جمعې ورځ ده، الله پاک ډیر زیات فضل او کرم ورکړے دے، مولانا صاحب ناست دے خو ډیره د افسوس ورځ ده چې پاکستان کښې داسې بې انصافه خلق اوسیږی، هغه بې انصافه فیصلې نن د جمعې په ورځ باندې اوکړے شوې، د هغې مونږ مذمت کوؤ او د افسوس خبره دا ده، مونږ دا نه وایو چې دا چوده کال قید اوختلو، نن زمونږ خفګان په دې دے چې په دې ملک کښې یو ظلم روان دے، بې انصافی روانه ده او تاسو د اسلام تاریخ اوګورئ، ډیر طاقتور طاقتور قومونه الله تباه و برباد کړی دی، د ظلم د وجې نه چې هلته انصاف نه وو، د خپل خواهش مطابق به ئے فیصلې وې، نن تاسو د هغه تاریخ سوچ اوکړئ چې نن زمونږ په ملک کښې آئین نشته، د خپل خواهش مطابق فیصلې دی چې څه ئے زړه غواړی، څه ئے نفس غواړی، د هغې مطابق هغه خپل قلم استعمالوی، خپل ټوپک استعمالوی، خپل طاقت استعمالوی، نو زمونږ په دې یره ده، زما په خیال دا د ملک د پاره، زمونږ د دې عوامو د پاره یو پلاننګ جوړ دے او پلاننګ دا دے چې خاص کر پښتانه بلوه کړی، رااوچتوی ئې او د هغې نه بعد به هغوی بل څه فیصله اوکړی چې یره په ملک کښې حالات خراب دی، زمونږ "کرم" ته اوګوره څه حالات دی، زمونږ په صوبه کښې تباهی روانه ده، څو ورځې اوشوې، د هغې نه مخکښې یو حالات وو، د 07-2006ء نه زمونږ څه پوزیشن وو، بیا د هغې نه بعد 2018ء پورې د ډرون حملې کیدې چې یره دا پښتانه راپاسی اوچتیږی، هره نمونه په مونږ باندې فارمولې استعمالوی، نن هغوی ته دا هم پته ده چې ټول ملک، څومره په ملک کښې د ننه دی، څومره د ملک نه بهر دی، دا په دې خپل ملک میئن دی، په دې خپله زمکه میئن دی ځکه په عمران خان مئین دی، عمران خان د دې زمکې سره د دې وطن سره د غریبو خلقو سره او ویژن ئې دا دے چې زما د پاره، د ګاډئ والا د پاره، د ریړهې والا د پاره، د یو کمزوری د پاره یو قانون وی ځکه چې مونږ مسلمانان یو، دا ملک د لا اله الا اللہ په نوم باندې آزاد شوے دے، دا د دې شیطانانو د پاره نه دے آزاد شوے، دا ملک او مونږ دا نه غواړو چې په دې ملک کښې دې فساد جوړ شی، لکه خان صاحب دا خبره کړې وه چې زه دومره قیمتی نه یم دا ملک قیمتی دے، په دیکښې تئیس چوبیس کروړ عوام

اوسیږی، دا د تباهئی طرف ته روان دی او کوم کوم قومونه چې د دې ظلم سره تباه شوی دی، هغه تاریخ پروت دے، ځکه د حضرت علیؓ قول دے، وائی د کفر قانون چلیدے شی خو د ظلم قانون نه شی چلیدے، لکه دا ملک تباه کوی، نو تاسو ته دا ریکویسټ مونږ کوؤ چې تاسو مخلص یئی، که تاسو په دې وطن مئین یئی، زه درته ریکویسټ کوم چې دا بهر ملک کښې چې کومې اثاثې دی، هغه کشتئ اوسیزئ، راشئ په دې ملک کښې ټول هر څه اثاثې جوړې کړئ، مونږ به تاسو ته وایو چې دې ملک سره که تاسو مخلص یئی، مونږ به درپسې هم راوان شو، فیصلې زمونږ په ملک کښې کوی او خوښ دې بهر ملکونه دی، یورپ دې خوښ دے، دبئی دې خوښه ده، انډسټری هلته کهلاوی او فیصلې دلته کوی، (تالیاں) دا مونږ څنګه اومنو؟ کله چې زمونږ دا مشران ریټائرډ شی، دا زه خو نه وایم، دا ټوله دنیا وائی، په کوم ځائې کښې جزیرې اخلی؟ دا کوم چې نن د طاقت خاوندان دی، د خپل خواهش مطابق فیصلې کوی، دوئ کوم ځائې جزیرې اخلی، په دې ملک کښې دوه ورځې پاتې کیدې شی؟ ته شرم اوکړه چې په ما فیصلې کوې د خپل خواهش مطابق، که مونږ څه خبرې کوؤ، وائی دا دهشت ګرد دی، په دوئ باندې 7 ATA کټ کړه، دا رااونیسه، بند ئې کړه چې په ملک ځوک مئین دی، د ملک خبره کوی، د دې وطن خبره کوی، د غریب سړی خبره کوی، ځوک چې د بجلئ بل نه شی داخلولے، هغه خبره کوی، وائی دا دهشت ګرد دی، د ټولو نه غټ دهشت ګرد ته ئې چې زما د ملک نه پیسه اوباسې او هلته ځان له جزیرې اخلې، د ټولو نه غټ دهشت ګرد ته ئې چې بې انصافه فیصلې کوې، مونږ په دې وطن مئین یو جناب سپیکر صاحب، اوس هم وخت دے، زه سوال کوم، ریکویسټ کوم دې اپوزیشن ورونړو ته چې کښینئ د خپل لیډرانو سره چې دا صوبه هم مه تباه کوئ، دا ملک هم مه تباه کوئ، راشئ چې یو شو، فیصله اوکړو، په انصاف باندې، زه دا خبره نه کوم چې ځوک غل وی، پکار ده چې هغه دې په جیل کښې بند شی، چې ځوک د دې وطن د پاره لګیا وی، لکه که دا خبره زه کوم هم نو دنیا ته پته ده او که نه ئې کوم، زړه مو رااوچتیږی چې نن غریب سړے لاړ شی، کینسر علاج ځوک کولے شی، غریب پریږده او درمیانه سائز کس ئې نه شی کولے، هغه هلته لاړ شی، د افغانستان نه خلق راځی، د خیبر پختونخوا نه خلق راځی، د پنجاب نه خلق راځی او هلته لاړ شی نو علاج ئې شروع کړی، نن د صحت کارډ د عمران خان دا ویژن دے چې د هر غریب سړی د پاره په جیب کښې پروت دے، لاړ شئ چې ته محتاجیږې نه، صحت کارډ ورکړی، هغه ته علاج په عزت اوشی، زه دا ګواهی کوم، زه مسلمان یم، د مسلمان په حیثیت باندې چې عمران خان همیش د پاره چې زه په کوم میټینګ کښې ناست یم، مونږ ته ئے دا تربیت راکړے دے چې د آئین مطابق چلیږئ، د قانون مطابق چلیږئ او راپاسئ، سحر چې راپاسئ دا سوچ کوئ چې د غریب سړی به څه کیږی؟ بیاه

ئې دا تربيت را کړے دے، زه خو به نه وايم، تاسو خو به الله وينی کنه، يو داسې ليډر چې په دنيا کښې دا ټول د اسلام خبره کوی، د دې وطن خبره کوی، زمونږ د دواړو جهانو سردار حضرت محمد ﷺ او په کوم کيس کښې ئې چې نن اونيولو، نوجوانانو ته د هغې تربيت ورکوی چې هغه ﷺ زندګی څنګه تيره کړې وه، هغه ﷺ ژوند څنګه تير کړے دے، د هغه ﷺ په سنتو باندې تاسو ستا رټ واخلئ، دلته به هم کامياب شئ، په آخرت کښې به هم کامياب شئ۔ هغه سړې چې نن په هغه پيسو کښې، د هغه يونيورسټئ په کيس کښې هغه ته سزا ملاويږی نو په دې ملک کښې به څه ښه کار سړې اوکړی، په دې وطن کښې به څه ښه کار خلق اوکړی، دا خو د دې وطن نه د دې خلقو زړه رااوځی چې دا کوم خلق د فيصلو والا ناست دی، نفرت کوی د دې خلقو نه، دا ناجائزه فيصلې چې کوی، نفرت پيدا کوی، د دې قوم په دې ادارو کښې نفرت پيدا کوی، زمونږ دا ادارې مه تباه کوئ، د خدائے خاطر ته اوګورئ يو څو شخصيات دی، ادارې نه دی، دا څو شخصيات دی چې دا فيصلې کوی او دا شخصيات زمونږ دا وطن، زمونږ دا ادارې تباه کوی، دا ادارې زمونږ دی، دا وطن زمونږ دے، زمونږ بل بهر څه نشته، دلته زمونږ حجره ده، دلته زمونږ جونګړه ده، دلته زمونږ روزګار دے، دلته زمونږ مقبره ده، دلته زمونږ ديره ده، زمونږ بهر څوک نشته، زه شکريه ادا کوم، نور به خلق خبرې کوی او زه بيا هم د يو داسې ليډرانو، داسې انسان الله پاک مونږ ته را کړے دے، د ستر سال نه ئے سيوا عمر دے، څومره عمر به ئے پاتې وی، آخرنې ارمان ئے دا دې چې زه د خپل وطن دا خلق عزت ناک اووينم، آزاد ئے اووينم، ټهيک ئے اووينم نو دې جولئ ته اوګورئ، د خدائے د پاره ته راته هلته وائې چې احتجاج په دې باندې کوه، په "اوو اوو" باندې کوه، مونږ به "اوو اوو" درته شروع کړو، (تالياں) مونږ به دلته چې ته څه وائې هغه به درته شروع کړو خو د خدائے د پاره ظلم بس کړه، د دې ظلم دا دروازې دې بند کړه کنه، د الله قهر چې راغلو نو بيا ګوره داسې نه ده، بيا به داسې وی چې يو کس به هم پکښې پاتې نه شی۔ ډيره شکريه، بانګ ئې شروع کړو۔ ډيره مننه، السلام عليکم۔

(مغرب کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ ایک بریک لیتے ہیں، نماز پڑھ کر پھر شروع کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی نماز مغرب کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جناب سہیل خان آفریدی صاحب۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات):</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ،

ے
آپ بلائیں ہم نہ آئیں ایسے تو حالات نہیں
ایک ذرا سا دل ہی ٹوٹا ہے اور تو کوئی بات نہیں

میڈم سپیکر صاحبہ، آج جو فیصلہ ہوا ہے، یقیناً دل چیرنے والا اس لئے ہے کہ ایک یونیورسٹی بنتی ہے جس میں ہمارے لیڈر، ہمارے قائد جناب عمران خان صاحب کا Interest صرف ایک ہی ہوتا ہے کہ وہاں کے سٹوڈنٹس سیرت النبی ﷺ پڑھیں، حضرت محمد ﷺ کے طرز زندگی کا مطالعہ کریں اور حقیقی معنوں میں مسلمان بنیں، کیونکہ تقویٰ دار مسلمان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضرت محمد ﷺ کی سنت کے ذریعے ہی بن سکتا ہے لیکن آج اسی یونیورسٹی کی وجہ سے میرے لیڈر کو، میرے قائد کو، امت مسلمہ کے لیڈر جناب عمران خان صاحب کو چودہ سال کی سزا ہوئی ہے۔ ان کی اہلیہ کو سات سال کی سزا ہوئی ہے، جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے، مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں جو میرے لیڈر، میرے قائد پر کیسز بنے ہیں، بلکہ دنیا کی تاریخ میں، وہ کسی ملک میں موجود ہی نہیں، سب سے پہلے آپ دیکھیں، سائفر کیس کسی ملک کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ باہر سے آ کر ہمارے ملک کے فیصلے کرے، ایک غیرت مند انسان، ایک ملک کا غیرت مند شہری اگر وہ ملک کا وزیر اعظم بھی نہ ہو، کوئی اعلیٰ عہدے پر بھی نہ ہو لیکن ان کو کسی دوسرے ملک کی طرف سے یہ باتیں کی جائیں کہ فلاں کی حکومت گرائیں، اگر گرا دی تو ٹھیک ہے، اگر نہیں گرائی تو تمہیں معافی نہیں ملے گی۔ میرا لیڈر، میرا قائد ایک غیرت مند انسان ہے، ایک ایماندار انسان ہے، وہ پاکستان کی خاطر، پاکستان کی سالمیت کی خاطر، پاکستان کی خود مختاری کی خاطر اپنی قوم کے درمیان آیا، پوری قوم کو یہ بتایا کہ آپ کے فیصلے کہاں ہو رہے ہیں؟ کہاں سے ڈائریکشنز طاقتور لوگوں کو دی جاتی ہیں کہ ایک ملک جس کا وزیر اعظم صادق اور امین ہے، Certified صادق اور امین، وہ اس ملک کو ایک اچھی سمت کی طرف لے کر جا رہا ہے، کرونا کی وباء میں اس نے جس طرح اس ملک کو چلایا، جس طرح اس سے پہلے 2018ء سے پہلے ہمارے حکمرانوں نے اس ملک کو تباہ و برباد کیا تھا، Blacklist کی تلوار ہمارے گردنوں پر لٹک رہی تھی، اس کے باوجود اس نے اس ملک کو سنبھالا بھی، اٹھایا بھی اور ترقی کی طرف وہ گامزن تھا لیکن مسئلہ یہ ہوا کہ یہاں پر کچھ نومولود طاقتور لوگ جو زمین پر اپنا ایک جھوٹا خدا کو تصور کرتے ہیں، ان کو ایک دھمکی آتی ہے، ان کی یہاں پر ٹانگیں کانپنا شروع ہو جاتی ہیں، وہ Regime change operation کرتے ہیں، میرے لیڈر کا یہ قصور تھا کہ اس نے پوری قوم کو بتایا کہ آپ کے طاقتور لوگ بے غیرت ہیں اور وہ کسی اور سے Dictation لیتے ہیں، پاکستان کی تاریخ میں یہ کیس جو میرے لیڈر، میرے قائد پر بنا، جس نے اس ملک کی خاطر، اس ملک کی سالمیت اور خود مختاری کی خاطر پوری قوم کو یہ سمجھایا کہ خود مختاری کیا ہوتی ہے، عزت کیا ہوتی ہے، غیرت کیا ہوتی ہے، اس پر وہ کیس بنا، تو یہ سیاہ باب کے طور پر ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ دوسرا کیس عدت کا تھا، میڈم سپیکر صاحبہ، کوئی بھی مہذب معاشرہ میاں بیوی کے رشتے میں نہیں گھستا لیکن یہاں پر کچھ بے غیرت، بے ایمان Third class لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے، انہوں نے وہ کیس بنایا، اس میں بھی سزا ہوئی، یہ بھی پاکستان کی تاریخ میں سیاہ باب کے طور پر تصور کیا جائے گا۔ تیسرا کیس جس میں آج سزا ہوئی ہے، القادر یونیورسٹی کا، جس کا Beneficiary نہ میرا لیڈر، میرا قائد عمران خان صاحب

ہے، نہ ان کی اہلیہ ہے، نہ اس کے بچے اس یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں، بلکہ اس نے اس ملک اور اس قوم کی خاطر، مسلمانوں کی خاطر اور عشق رسول ﷺ میں وہ یونیورسٹی بنائی تھی، آج اس میں بھی اس کو سزا دی گئی، یہ بھی ایک سیاہ باب کے طور پر ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہم نے ستتر (77) سال سے یہ دیکھا ہے کہ جمہوری قوتوں کو کس طرح سزائیں ملتی ہیں، ان کو کس طرح راستے سے ہٹایا جاتا ہے لیکن یہ 2024ء ہے، میرے لیڈر، میرے قائد نے پوری قوم کو شعور دیا ہے، اس نے پوری قوم میں یہ شعور پیدا کیا ہے کہ صحیح کون اور صحیح کیا ہے، غلط کون اور غلط کیا ہے؟ پاکستان کا بچہ بچہ یہ جانتا ہے کہ راہ حق پر کون ہے؟ راہ حسین کا راہی کون ہے؟ راہ موسیٰ کا راہی کون ہے اور یزید اور فرعون کے پیروکار کون ہیں؟ آپ ان سے پوچھیں گے تو بچہ بچہ آپ کو بتائے گا کہ صرف اور صرف عمران خان ہی ہے جو اس ملک کے ساتھ مخلص ہے، ان کو یہ پتہ تھا، کیونکہ یہ چور ہیں، ڈاکو ہیں، بے غیرت ہیں، لٹیرے ہیں، انہوں نے میرا ملک کھایا ہوا ہے، ان کو یہ پتہ تھا کہ یہ بندہ مزید رہا تو ہمارے لئے خطرہ بن جائے گا، انہوں نے ہر سازش کی، Third class، تین نمبر کے کیسز بنائے، اس کو سزا دلوانے کی بھرپور کوشش کی لیکن میرا لیڈر ڈٹا رہا، میرا لیڈر جھکا نہیں ہے، میرا لیڈر رکا نہیں، اس کو جان سے مارنے کی کوشش کی گئی ہے، اس کے باوجود وہ کھڑا رہا، اس کے باوجود وہ پیچھے نہیں ہٹا، انہوں نے آٹھ فروری کو اس سے پہلے ہمارا Election symbol چھینا، ہمارے لوگوں کو کاغذات جمع کروانے نہیں دیا، ہمارے لوگوں کو اٹھایا، مارا پیٹا لیکن اس کے باوجود بھی پاکستانی قوم نکلی اور انہوں نے عمران خان کو ووٹ دیا لیکن کچھ طاقتور لوگوں کو منظور نہیں تھا، اس لئے وہ جعلی فارم سینتالیس کی جعلی حکومت انہوں نے مرکز میں بھی بنائی، پنجاب میں بھی بنائی، پورے پاکستان سے ہر صوبے میں ان بندوں کو منتخب کیا گیا جو ان کے لاڈلے تھے، خیبر پختونخوا کا نوجوان، خیبر پختونخوا کے عوام، ان کو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے مینڈیٹ کی حفاظت کی، کسی کو چوری کرنے نہ دیا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، To cut it short طاقتور لوگوں کو میں یہ پیغام دیتا ہوں، اس ملک کے چوروں، لٹیروں، دو نمبر لوگوں کو میں یہ پیغام دیتا ہوں کہ آپ لوگ ہار چکے ہیں، آپ لوگ بے ایمان بھی ہیں، آپ لوگ Corrupt بھی ہیں، آپ لوگوں میں پاکستان اور پاکستانی قوم کا احساس ہی نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ ہار چکے ہیں، آپ لوگوں نے میرے لیڈر کو جھکانے کا ہر طریقہ آزمایا لیکن وہ جھکا نہیں، رکا نہیں، ڈرا نہیں، اس لئے آپ ہار چکے ہیں، ابھی بھی وقت ہے، ہوش کے ناخن لیں، ابھی بھی وقت ہے، آنکھیں کھولیں اور جائیں اڈیالہ جیل، وہاں پر بیٹھا قیدی نمبر 804، اس کے پاؤں پکڑیں، میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب سے معافی مانگیں اور ساتھ یہ بھی کہیں کہ جناب عمران خان صاحب! ہم غلط تھے، ہم نے آپ پر ظلم کیا، آپ کی پارٹی پر ظلم کیا، آپ کے لوگوں پر ظلم کیا، اس پاکستان اور پاکستانی قوم پر ظلم کیا لیکن ہم ہار چکے ہیں، پاکستان ہم سے نہیں سنبھل رہا، ہم اپنی بغض اور انا میں اتنے گر چکے تھے کہ ہم نے آپ پر گھٹیا کیسز بنائے، خدارا ہمیں معاف کریں اور آئیں پاکستان کو سنبھالیں، ایک دفعہ پھر پاکستان کو اٹھائیں، ایک دفعہ پھر ہماری معیشت کو سنبھالیں، ایک دفعہ پھر پاکستان میں امن، ترقی اور خوشحالی لائیں، میں آپ کو وثوق سے کہتا ہوں کہ میرا لیڈر غیرت مند ہے، میرا لیڈر ایماندار ہے، وہ Certified صادق اور امین ہے، اس کا دل بڑا ہے، وہ

آپ لوگوں کو معاف کر دے گا۔آپ لوگوں نے جو ظلم کیا ہے،اس پر لیکن آپ لوگوں نے پھر انسان کے بچے بننا ہیں، آپ لوگوں نے تھوڑی غیرت دکھانی ہے،آپ لوگوں نے پاکستان کا اور پاکستانی قوم کا سوچنا ہے،آپ لوگوں نے اپنے ادارے ٹھیک کرنے ہیں،آپ لوگوں نے آئین اور قانون کی حکمرانی لانی ہے،آپ نے اپنے لوگوں کو تحفظ دینا ہے، یہی طریقہ ہے کہ ہمارا ملک ایک عظیم ملک بنے،یہی طریقہ ہے کہ ہمارا ملک ایک عظیم ملک بنے،یہی طریقہ ہے کہ ہم پوری دنیا میں سر اٹھا کر چلیں،یہی ایک شخص ہے جس کا نام عمران احمد خان نیازی ہے، وہی جو پاکستان کو اٹھائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ پاکستان کو امن ترقی اور خوشحالی اللہ کے فضل و کرم سے دے گا (تالیاں) اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کھڑے رہیں گے اس کے ساتھ، شکریہ۔وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جناب سہیل خان صاحب،جناب آفتاب عالم صاحب۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی(وزیر قانون):</u> نَحْمَدُه وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِہِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔صدق اللہ العظیم۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ،آج ایک اور تاریک دن کا موقع ہے،عدلیہ کی تاریخ میں، جس میں القادر یونیورسٹی جو کہ اس ملک کے منتخب وزیراعظم اپنے یتیم، نادار، مسکین بچوں کے لئے بناتے ہیں، جس میں سیرت النبی ﷺ کے اوپر Research ہوتی ہے، Advance education کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کا ایک بہترین ادارہ بنایا جاتا ہے، وہ ملک جو کہ کلمے کے نام پر حاصل کیا گیا، جس ملک کے نعرے میں اپنے عوام کے ساتھ وعدہ کیا گیا کہ اس ملک میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا نظام ہو گا، اس ملک میں کمزور، طاقتور اور ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ایک نظام ہو گا، اس ملک کے منتخب وزیراعظم کو اس بھونڈے اور جعلی کیس میں چودہ سال کی سزا ہوتی ہے، ان کی اہلیہ کو سات سال کی سزا ہوتی ہے، اسی طرح کے سینکڑوں کیسز بنائے گئے، آپ عدت کیس دیکھ لیں، آپ توشہ خانہ دیکھ لیں، توشہ خانہ (1) دیکھ لیں، توشہ خانہ (2) دیکھ لیں، حال یہ ہے کہ اسی عدلیہ میں میرے قائد کی درخواستیں بار بار پڑی ہوتی ہیں، Writ petitions پڑی ہوتی ہیں کہ میرے اوپر قاتلانہ حملہ کیا گیا، مجھے انصاف دیا جائے، میری ایف آئی آر کاٹی جائے، جس ملک میں انصاف کا یہ حال ہو کہ ایک منتخب وزیراعظم پہ قاتلانہ حملہ ہوتا ہے، اس کی ایف آئی آر تک نہیں کاٹی جاتی، جس ملک میں انصاف کا یہ نظام ہو کہ انٹرنیشنل لیول کے اوپر اس کا کم و بیش دو سو ممالک میں انصاف Dispensation of justice کے لحاظ سے 139 واں نمبر ہو، وہ عدلیہ جس کی تاریخ ان تاریک واقعات سے بھری پڑی ہے، آپ اس ملک کی شروعات جسٹس منیر سے آپ دیکھ لیں جنہوں نے ایک ڈکٹیٹر کو "نظریہ ضرورت" کی بنیاد پہ اس ملک پہ مسلط کیا، بعد میں اسی شرمناک عدلیہ نے بار بار اسی نظریہ ضرورت کو بنیاد بنا کر اس ملک میں جمہوریت کو بار بار Derail کیا، بلکہ یہاں تک کہ ایک منتخب وزیراعظم کو پھانسی دی گئی، میڈم سپیکر، وہ عدلیہ جس کی سینکڑوں مثالیں میں آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں، اس نے ایک شرمناک عدت اور توشہ خانہ کے ساتھ ساتھ آج بھی ایک تاریخ رقم کی، میں

سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں احتساب کے لئے صرف اور صرف سیاسی لوگ ہی رہ گئے ہیں، آخر اس ملک کا بیڑا صرف سیاسی لوگوں نے غرق کیا ہوا ہے؟ میڈم سپیکر، اس ملک کا بیڑا وہ جرنیل اور ججز نے بنیادی طور پر غرق کیا ہوا ہے، (تالیاں) جب تک ان دو طبقوں کو سزائیں نہیں دی جاتیں، جب تک ان دو طبقوں کو کٹہرے میں نہیں کھڑا کیا جاتا، خدا کی قسم یہ ملک ایک قدم آگے ترقی نہیں کر سکتا۔ میڈم سپیکر، دکھ ہوتا ہے، ابھی ہمارے پیپلز پارٹی کے رہنما، ہمارے ایم پی اے جناب احمد کنڈی صاحب تنقید کرتے ہیں کہ اس عدالتی نظام کو آپ لوگوں نے طول دینے کی کوشش کی، بالکل ہم مانتے ہیں، ہمارا قائد عدلیہ نظام کا احترام کرتا ہے، وہ چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی خود چل کر عدالت گئے ہیں تاکہ ان کو عزت دیں، اپنے عوام کو یہ Impression دیں کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں لیکن بدلے میں ان کو یہ صلہ دیا جاتا ہے، یہ ملک جس نظریئے کی بنیاد پر کھڑا ہوا، بدقسمتی سے ستتر (77) سال ہمیں ابھی Confession کرنی چاہیئے، جب تک ہم یہ مانیں گے نہیں، یہ ملک آگے نہیں جا سکتا، ان مسائل کا حل نہیں نکل سکتا، یہ ملک آج تک صیہونی طاقتوں کے لئے، دجالی قوتوں کے لئے چلتا رہا ہے، جان بوجھ کر اس ملک کے اوپر وہ لوگ مسلط کئے گئے ہیں جو کہ اپنے آپ کو، اپنے عوام کو Bloody civilian سمجھتے ہیں لیکن غیروں کے سامنے، ان کے Interest کے سامنے آپ سب کو پتہ ہے کہ ان کا کیا حال ہے؟ میڈم سپیکر، قاضی فائز عیسیٰ جو کہ Latest history کا حصہ بنے، ان کا کردار آپ دیکھ لیں کہ ایک Popular party سے وہ عین الیکشن کے دن جس دن جنرل الیکشن کو Symbol جمع کروانے کی آخری تاریخ ہوتی ہے، ہماری پارٹی کے خلاف وہ فیصلہ دے دیتے ہیں، ہم سے اپنا Election symbol چھین لیتے ہیں، اس پارٹی کے ورکرز اور لیڈرز کو بے یار و مددگار چھوڑ دیتے ہیں، اسی شرمناک عدالت میں پھر بعد میں اقرار کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی، میڈم سپیکر، وہ فائز عیسیٰ جب ریٹائر ہوتے ہیں تو وہ چوبیس گھنٹے اس ملک میں گزارنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور وہ اس ملک سے فرار ہو جاتے ہیں، چونکہ وہ لوگ جس خمیر کا حصہ ہوتے ہیں، یہ اسی کی طرف چلے جاتے ہیں، یہاں پہ یہ صرف عیاشی کے لئے اور ان کے Interest کے Safeguard لئے بیٹھے رہتے ہیں۔ میڈم سپیکر، لوگوں نے اس ملک کی آزادی کے لئے جو قربانیاں دیں، یہ ان ججوں اور جرنیلوں کی عیاشی کے لئے نہیں دیں، بلکہ یہ ملک ایک عظیم مقصد کے لئے Create کیا گیا نہ کہ انڈیا میں بھی ہم سے زیادہ مسلمان وہاں پہ رہ رہے ہیں، پھر اس ملک کے بنانے کا کیا مقصد تھا، کیا ضرورت تھی؟ یہ ملک اگر حاصل کیا گیا، اس ملک کے حاصل کرنے کے لئے اگر کسی نے تگ و دو اور کوشش کی، اس ملک میں وہ لاکھوں لوگ جنہوں نے ہجرتیں کیں، اپنی عصمتیں گنوائیں، شہادتیں دیں، ان کے ساتھ یہی وعدہ کیا گیا تھا کہ یہ کلمے کے نام پہ ہم ملک حاصل کر رہے ہیں جو کہ اسلام کا قلعہ بنے گا جس میں قانون اور انصاف کا بول بالا ہو گا۔ میڈم سپیکر، میں اس سے زیادہ انصاف کے نظام کے اوپر نہیں کہنا چاہتا کیونکہ بڑا واضح ہے، ہمارے ججز، اسلام آباد ہائی کورٹ کے ججز ان چھ ججز کا خط اگر کوئی پڑھ لے، جس میں وہ سپریم کورٹ کو لکھتے ہیں کہ ہمارے اوپر پریشر ڈالا جا رہا ہے، ہم سے اپنی مرضی کے فیصلے لئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے، ہمیں تنگ کیا جاتا ہے، ہماری Families کو اٹھانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں، اس کے بعد ہمارا انصاف کا نظام، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (تالیاں)

میڈم سپیکر، یہ ملک انتہائی خطرناک مافیا کے شکنجے میں ہے جو کہ Already آپ پانامہ کیس میں ججز کی وہ ایک Statement دیکھ سکتے ہیں جہاں پہ انہوں نے Confess کیا کہ یہ Sicilian mafia ہے اور اس Sicilian mafia کے ساتھ یہ سارے ججز اور جنرل ملے ہوئے ہیں، جب تک ان کو قانون کے کٹہرے میں نہیں کھڑا کیا جاتا، اللہ کی قسم یہ ملک ایک قدم آگے نہیں چل سکتا، آپ چلالیں، آپ گزار لیں، آپ جتنے بھی خیرات زکواۃ یہ لے لیں، آپ یہ ملک چلا ہی نہیں سکتے، یہ Clear ہے۔ میڈم سپیکر، اگر اس ملک میں رہنا ہے تو ہم جیسے عام لوگوں نے رہنا ہے، ان مافیاز کے خلاف جہاد سمجھ کر تمام عوام کو نکلنا ہو گا، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، اس ملک میں عام لوگوں کا یا ان کی آنے والی نسل کا کوئی مستقبل نہیں ہے، آج آپ ویزے کھول لیں، باہر ملکوں کے ویزے کھول لیں، مغربی ممالک کے ویزے کھول لیں، خدا کی قسم آپ کی ستر فیصد جو Young آبادی ہے جو پینتیس سال سے کم عمر کے نوجوان ہیں، خدا کی قسم کوئی بھی ایک نوجوان اس ملک میں رہنے کے لئے آج تیار نہیں ہے، یہ ان لوگوں کی وجہ سے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ ملک ترقی کرے، وہ طاقتور لوگ جو کہ ابھی Expose ہو چکے ہیں، یہ Nineties (1990s) کا دور نہیں ہے، یہ Eighties (1980s) کا دور نہیں ہے کہ جب Triple one Brigade سے ایک پی ٹی وی کا محاصرہ کر لیتے تھے، اس ملک کے اوپر دس دس، پندرہ پندرہ سال کے لئے مسلط ہو جاتے تھے اور بہادری کی داستانیں اگر آپ دیکھ لیں تو پھر آپ کے وہ بہادر جرنیل غیروں کے ایک فون کال پہ وہ ڈھیر ہو جاتے تھے (تالیاں) اور اپنا ملک بیس بیس سال کے لئے ان کے حوالے کر دیتے تھے، اپنی سرزمین ان کے حوالے کر دیتے تھے، آپ کے جو اپنے ایئرپورٹس ہیں، وہ ان کے حوالے کر دیتے تھے۔ میڈم سپیکر، آپ ریمنڈ یوس کا کیس دیکھ لیں، کنڈی صاحب بڑے دعوے کر رہے ہیں، اس ٹائم کس کی حکومت تھی؟ جب انہوں نے ایک طرف ہمارے انصاف کا جنازہ نکالا، دوسری طرف انہی کی حکومت تھی، Government exchequer کے پیسوں سے اس ریمنڈ یوس کی دیت کی اماؤنٹ ادا کی گئی اور وہ وارثین، وہ ایجنسیوں کے اہلکار جن کے پیارے مارے گئے تھے میڈم سپیکر، وہ روتے ہی رہ گئے، انہوں نے کہا، ہم نے کوئی Compromise نہیں کیا، اس کے باوجود وہ ریمنڈ یوس چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے ملک کو حوالے کیا گیا۔ میڈم سپیکر، میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ان شاء اللہ اگر ان کا یہ شک وشبہ ہے کہ وہ پاکستان تحریک انصاف کی حقیقی آزادی کو اس بھونڈے طریقوں سے کچل دیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے، ان شاء اللہ ہماری جدوجہد جاری رہے گی، ہمارے ابھی بھی ہزاروں ورکرز پابند سلاسل ہیں، ہماری ابھی بھی لیڈرشپ کے اوپر ہزاروں کیسز ہیں لیکن ان شاء اللہ ہمارے ساتھ ہمارے قائد کا عزم وہ پختہ ہے، نہ کوئی Deal ہو گی ان شاء اللہ، ہمارا یہ ایمان، یقین ہے، وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۖ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ ان شاء اللہ ہم حق پہ ہیں، ظاہری طور پہ حق کمزور ضرور لگتا ہے لیکن اللہ کی مدد، یہ ہمارا ایمان ویقین ہے کہ اللہ کی مدد حق کے ساتھ ہے، ان شاء اللہ اپنے عظیم ملک کے لئے، اپنے عظیم لوگوں کے لئے، اپنے بیچارے لوگوں کے لئے ان ظالموں کے چنگل سے اس ملک کو آزاد ضرور کرائیں گے، اس ملک کو ایک نہ ایک دن حقیقی آزادی دلوا کر

رہیں گے اور وہ ملک جس سوچ کے ساتھ بنایا گیا، جس سوچ کے ساتھ اس ملک کے لئے قربانیاں دی گئی، وہ ارادہ ضرور پورا ہو گا، یہ ملک ان شاء اللہ پوری دنیا میں اسلام کا قلعہ بنے گا، ضرور بن کر رہے گا۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ آفتاب عالم صاحب۔ عدیل ملک صاحب کا مائیک On کریں۔

ملک عدیل اقبال: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ **ایاك نعبد و ایاك نستعین۔** شکریہ میڈم سپیکر، آپ کے ٹائم دینے کا۔ آج انتہائی Important day ہے، جو مذاق ہمارے ملک اور اس نظام کے ساتھ چل رہا ہے، آج عدلیہ کی طرف سے، لوئر عدلیہ کی طرف سے جو ناانصافی اور جو تمانچہ اس قوم کے اوپر مارا گیا ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم 140 ملکوں میں سے 139 نمبر پہ کیوں ہیں؟ آج اگر یہ عدلیہ آزاد ہوتی تو ہمیں 26 نومبر کو لاشیں نہ اٹھانا پڑتیں، اگر یہ عدلیہ آزاد ہوتی تو ہمیں احتجاج کرنے کی ضرورت نہ پڑتی، اگر یہ عدلیہ آزاد ہوتی تو فارم سینتالیس والے لوگ نہ آتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "کفر کا نظام چل سکتا ہے لیکن ظلم کا نظام نہیں چل سکتا" جس کی مثال اس پاکستان میں نظر آ رہی ہے۔ آج اس پاکستان میں Investment کوئی نہیں کر رہا ہے، آج اس غریب کو روٹی نہیں مل رہی لیکن اللہ تعالیٰ نے آج ان لوگوں کو Expose کیا ہے کہ جن کی وجہ سے ہمیں یہ حالات Face کرنا پڑ رہے ہیں۔ جب آپ کے ملک میں انصاف نہیں ملے گا، جب آپ کے ملک میں ایک بیوی کو اپنے شوہر کے ساتھ وفا کرنے پہ سات سال سزا، کبھی نکاح کی عدت کا کیس بنائیں تو پھر وہاں پہ رحمت نہیں آتی، یہ ملک انہوں نے اپنی جاگیر بنایا ہوا ہے، یہ Right is might ہے، یہاں پہ نظام بنا ہوا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا تھا، انہوں نے فرمایا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اللہ کے بعد اس بندے سے ڈرتا ہوں جو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ یہ اتنے ظالم لوگ ہیں، انہوں نے بے گناہ لوگوں کا پہلے خون بہایا ہے، یہ عدلیہ کے نظام کے ساتھ کھیل رہے ہیں، بے گناہ لوگوں کو سزائیں دے رہے ہیں، میں پوچھتا ہوں، کون ہمیں بتائے گا؟ ہمارا اس ایوان میں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے، اگر اس ملک میں ایک وزیراعظم سے لے کر ایک ریڑھی بان تک کسی بندے کو اگر انصاف نہیں ملتا، ہماری گلیوں کو پکا کرنے سے کچھ بھی نہیں ہو گا، ہم اسی طرح بھیک مانگتے رہیں گے لوگوں سے، اسی طرح آئی ایم ایف کے نیچے لگے ہوئے ہونگے، وہ ہمیں Dictate کریں گے، جب ہمارے ملک میں انصاف نہیں ہو گا، یہی نظام چلے گا، ہم اللہ کے ناموں کے نیچے کھڑے ہو کر جھوٹ بولتے ہیں، ہم اللہ کو اگر مانتے ہیں، اللہ کے اوپر اگر ہمارا یقین ہوتا تو ہم یہ ظلم کبھی بھی نہ کرتے۔ آج عمران خان کو سزا دے رہے ہیں، اس کیس میں سزا دے رہے ہیں، جس کیس میں پیسے بھیجنے والا زرداری تو ان کو صدر بنا دیا ہے، لینے والا ملک ریاض، وہ دونوں آزاد، جس نے القادر یونیورسٹی سیرت النبی ﷺ پہ بنائی ہے وہ جیل میں ہے، یہ کس نظام کی طرف ہم جا رہے ہیں؟ ہم سارے سگنلز سمجھتے ہیں، آج فیصلہ کر کے القادر یونیورسٹی گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لی ہے ماشاءاللہ، القادر یونیورسٹی کا بھی وہی حال ہونے والا ہے جو ریلوے، پی آئی اے، واپڈا اور جو باقی سرکاری اداروں کا ہے، ہم بہت اچھے طریقے سے جا رہے ہیں، اگر آپ نے القادر یونیورسٹی بند کرنا تھی تو سیدھے طریقے سے بند کر دیتے، کیا آپ پریشر برداشت نہیں کر سکتے؟

آپ جس نے مقدمہ لڑا ہے سیرت النبی ﷺ کا، ختم نبوت ﷺ کا، ان کو آپ نے جیل میں بھیج دیا ہے، اچھا میسج دیا ہے آپ نے، ایک مسلمان ہونے کے ناطے ان کو جیل میں بھیج دیا ہے، اچھا میسج دیا ہے، آپ نے ایک مسلمان ہونے کے ناطے ایک مسلمان بندے کو۔ میڈم سپیکر، میں اس بات پر حیران ہوں کہ کچھ اداروں کے وہ پالتو بیٹھے ہوتے ہیں، وہ ہمیں بتا رہے ہیں کہ یہ بندہ Compromised اور یہ بندہ Compromised نہیں، او بھئی! تمہارا کیا کام ہے، تم ہمیں بتاؤ گے کہ ہم نے بیویوں کو طلاقیں دینی ہیں کہ نہیں دینی؟ شرم کرو، بے شرم انسان، ایک قومی میڈیا پہ بیٹھ کر تم عجیب قسم کی ڈیبیٹ کر رہے ہوں، تم ہمیں بتا رہے ہو کہ کون بندہ Compromised اور کون نہیں، تم Compromised نہیں ہو، تم ہمیں بتاؤ گے؟ یہ ہمارا ملک ہے، یہ ہماری پارٹی ہے، ہم بہتر سمجھتے ہیں، جو خان صاحب بیٹھے ہوئے اور جو چھبیس، ستائیس سالوں سے سیاست کر رہے ہیں، وہ آپ جیسے لوگوں سے ہزاروں درجہ بہتر سمجھتے ہیں کہ کون Compromised اور کون نہیں، آپ ہمیں Dictate نہ کریں، آپ جن کے بوٹ پالش کر رہے ہیں، انہیں پہ لگے رہیں، بوٹ پالش کرنے پہ فخر محسوس کرنے والے بے شرم لوگو! اللہ کی طاقت سے ڈرو، جب وہ دن آئے گا، جب اسامہ ستی جیسے شہید کو آپ لوگوں نے جو گولیاں ماری ہیں، ان کی والدہ کی آواز آسمانوں تک جاتی ہے، اس وقت سے ڈریں جب آپ نے بے گناہ لوگوں کو 26 نومبر کو جو گولیاں ماری ہیں، ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں ہے جب ہم ان کو نشان عبرت بنتے ہوئے دیکھیں گے۔ میں باقی اس سوال سے، یہ مان لیں کہ یہ جنگ ہار چکے ہیں، جب لوگوں کی شادیوں اور طلاقوں تک باتیں پہنچ جائیں تو آپ سمجھ جائیں کہ آپ جنگ ہار چکے ہیں، آپ کا مقابلہ کسی بے ایمان انسان کے ساتھ نہیں ہے، آپ کا مقابلہ ایک ایماندار بندے کے ساتھ ہے، جس کا اللہ پہ یقین ہے، تم لوگ زرداری اور نواز شریف کی بھول میں ہو جو Deal کرتا ہو گا، ان کے اندر ایمان کی طاقت ہے، ان کے جتنے بھی یہاں پہ مجاہد کھڑے ہیں، ان کو Follow کرتے ہیں، اللہ پہ یقین کرتے ہیں، اگر عمران خان نے، میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، لوگ پہلے سے زیادہ تیار بیٹھے ہوئے ہیں، لوگ نے اپنی جانیں ہتھیلی پہ رکھنے کے لئے تیار ہیں، ہم پھرتے ہیں، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس Noble cause کے لئے ہم نے نکلنا ہے، اس ملک کے لئے نکلنا ہے، ہمارا اسلام ہمیں کہتا ہے کہ جب ظلم ہو رہا ہو تو اس کے خلاف آپ نے آواز اٹھانی ہے، ہم آواز اٹھائیں گے، آپ کے خلاف ہم جائیں گے، ان شاء اللہ اللہ کے فضل و کرم سے یہ جنگ ہم جیتیں گے۔ میڈم، ان عوام سے میں یہی کہنا چاہتا ہوں:

تیرے حقوق کی نہیں ضمانت اب کوئی
غریب شہر تیرا خیر خواہ قید میں ہے

بہت شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ عدیل صاحب۔ جناب محمد نعیم خان صاحب۔

<u>جناب محمد نعیم:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، آج پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ ترین دن ہے، جس طرح فیصلہ ہماری عدالت نے پوری پاکستانی عوام کی توقع کے برخلاف کیا، میڈم سپیکر صاحبہ، یہ کوئی نئی

بات نہیں ہے، دو سال سے ہمارے نظام کا انصاف جو کچلا جارہا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے، عدالت کی طرف سے، ہم ایک سال سے اس حال میں چار پانچ کروڑ عوام کے نمائندے چیخیں لگا رہے ہیں کہ میرے خیال میں ابھی تک ہم کچھ بھی نہ کر سکے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جب ہٹلر نے برطانیہ کے اوپر چڑھائی کی تو اسی وقت کے وزیر اعظم سیدھا اپنے چیف جسٹس کے پاس گیا اور کہا کہ انصاف میں کوئی کوتاہی ہو چکی ہے اس لئے ہمارے اوپر عذاب اور ہمارے اوپر مارنا شروع ہوا ہے، اگر ہم اس طرح اپنی عدالت کے رحم و کرم کے اوپر، تو میرے خیال میں بہت جلد ہمارے پاکستان کے عوام اور پورا پاکستان ایسا مار کھائیں گے کہ تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ ہمارے خان صاحب کی بات ہو رہی ہے، کنڈی صاحب نے کچھ ٹائم پہلے بتایا، ہم پہلے بھی یہ بتا رہے تھے، وہ بتا رہے تھے، ابھی تو کنڈی صاحب نہیں ہے، بہر حال میرے ذہن میں تو کنڈی صاحب کا جواب دینا تھا، کنڈی صاحب کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ فرق جان کر جیو، ہمارے خان صاحب کی ایمانداری پوری دنیا تسلیم کر رہی ہے، پاکستانی عوام تسلیم کر رہے ہیں، تمام پارٹیاں تسلیم کر رہی ہیں، آپ کا لیڈر Mr. Ten Percent جس کے اوپر فلمیں بنائی گئیں، جس کے اوپر اس کی کرپشن کی کتابیں لکھی ہوئی ہیں، وہ برابر نہیں ہو سکتا ہے، جس طرح خان صاحب نے پہلے دن سے عہد کیا ہے کہ نہیں بیٹھیں گے ہم ان چوروں کے ساتھ، ان ڈاکوؤں کے ساتھ، ان لٹیروں کے ساتھ، ان شاء اللہ ہمیں یقین ہے کہ ہمارا خان صاحب مستقبل میں بھی اس قسم کے چوروں کے ساتھ اور ڈاکوؤں کے ساتھ نہ بیٹھیں گے اور نہ ان کے ساتھ Compromise کریں گے، ان شاء اللہ یہ حق کی جیت ہے، یہ سچ کا راستہ ہے، خان صاحب نے جو جنگ شروع کی ہے، یہ عوام کی جنگ ہے، یہ ہمارے بچوں کے مستقبل کی جنگ ہے، یہ پاکستان کی جنگ ہے، ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ خان صاحب اور پاکستان تحریک انصاف یہ جنگ جیت کر رہیں گے۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جناب محمد نعیم صاحب۔ اب میں اجلاس کو ملتوی کرتی ہوں۔

We will meet again afternoon at 02:00 P.M., on Monday, 20th January, 2025.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 20 جنوری 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)